انَّ فِی ذَالِکَ لَاٰیٰتٍ لِاُولِیْالنّہٰی (جز۱٦،رکوع٦)

اس میں بہتری نشانیاں ہیں عقل والوں کے لئے

الحمد للّٰہِ وَ الُمنّہ

افضل معجزات المھدیؑ

﴿مولفہ﴾

حضرت بندگیمیاں سیّد قاسم مجتہد گروہؓ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

حضرت مولانا سید دلاور عرف گورے میاں صاحب قبلہؒ

باہتمام دارُالاِشاعت کُتب سلف الصّالحین المعروف جمعیۃ مہدویہ

دائرہ مشیرآباد حیدرآباد دکن

۱۳۹۳ھ

حضرت امامنا میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود خلیفۃ اللہ
خاتم ولایت محمدی مراد اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کے

معجزات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے بھیجا انبیاء اور مرسلین کو روشن نشانیوں کے ساتھ وہ اخلاق اور احوال پسندیدہ اور معجزات واضحہ ہیں۔ اور درود نازل ہو صاحب افضل المعجزات محمدؐ اور سید محمدؑ اور اور ان دونوں کی صاحب کرامات آل واصحاب پر خدائے بزرگ وبرتر نے فرمایا کہ کہدے (اگر تمہارے پاس اپنی بات پر دلیل نہیں ہے تو) پس اللہ کے پاس سے دلیل محکم سو اگر اللہ چاہتا رستہ دکھا دیتا تم سب کو حمد ونعت کے بعد واضح ہو کہ یہ چند کلمے حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے چند معجزوں کے بیان میں جو اس ذات عالی درجات نظیر حضرت رسول کائنات کے نادر خارقات سے تھے، لائے گئے تاکہ اہل انصاف اس باب میں انصاف کریں اور متعصبین امام اولوالالباب کے حق میں اپنے ظلم کی راہ سے باز رہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دین سراپا انصاف ہے۔ اللہ رحم کرے اس پر جس نے انصاف کیا۔ جاننا چاہیئے کہ اس کتاب کی بنیاد حضرت امام مہدی موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے نادر خارقات وافضل المعجزات پر ڈالی گئی لہٰذا اس کا نام افضل المعجزات المہدی ونوادر خارقات الہادی رکھا گیا۔ توفیق اللہ کی طرف سے ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔ سعی میری ہے پورا کرنا اللہ پر ہے۔

پہلا معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ صالحہ عابدہ شب بیدار تھیں۔ ایک پچھلی رات میں آپ نے معاملہ دیکھا کہ سورج آسمان سے نیچے آکر آپ کے گریبان میں گیا۔ جذبۂ حق میں مست وبیہوش ہوگئیں۔ بی بیؒ کے بھائی مسمی ملک قیام الدینؒ کو بہن کی تغیر حالی کی خبر پہونچی۔ ملکؒ اہل طریقت واہلِ باطن تھے۔ خود آکر بہن کی حالت دیکھی اور کہا کہ کوئی بیماری نہیں مگر جذبہ حق ہے۔ پس جس وقت کہ بی بیؒ ہوش میں آئیں ملک مذکور نے پوچھا کہ کیا احوال تھا کہ جس کے سبب سے اس جہاں سے گم ہوگئی تھیں اس کے بعد بی بیؒ نے اپنے بھائی کو اپنی کیفیت بیان کی۔ ملک نے کہا کہ تمہارے اس معاملے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے شکم میں خاتم ولایتِ محمد ﷺ پیدا ہوگا۔ ملکؒ نے بہن کے قدم بوس ہوکر کہا کہ

تو نے ہم کو اور ہماری سات کرسیوں کو سرفراز کیا ولیکن یہ معاملہ کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو، اپنے اور پرائے رشک کریں۔ پس جان اے منصف کہ جیسا کہ بی بیؓ نے معاملہ دیکھا تھا ویسا ہی واقع ہوا۔ پس ہو گیا یہ معجزہ روشن اور حجت ظاہر۔ اس شخص کے لئے جو صاحبِ دِل ہے یا کان لگائے دل سے متوجہ ہو کر اس لئے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آنحضرت علیہ السلام کے حمل کے وقت ایسا ہی معاملہ دیکھا تھا۔ اس کے بعد ایسا ہی ہوا۔

دوسرا معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام کے حمل کی مدت چار مہینے ہوئی تو بی بیؓ غیب سے آواز سنتی تھیں کہ مہدی موعودؑ آیا۔

تیسرا معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں کلام فرماتے تھے۔

چوتھا معجزہ:۔ وہ ہے کہ جیسا کہ عیسیٰ روح اللہؑ کی صفت تھی کہ اپنی والدۂ ماجدہ کے شکم میں کلام فرماتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ روح اللہؑ کے قول کی خبر دی ہے کہ۔ پھر آواز دی مریمؑ کو اس کے نیچے سے (عیسیٰؑ نے) کہ غم نہ کھا۔ ایسا ہی ہے سراج القلوب میں یہی صفت امام علیہ السلام کی بھی تھی۔

پانچواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے شکم سے باہر آئے تو خون کی آلودگی اور دوسری کثافت سے پاک وصاف تھے۔

چھٹا معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ کے دونوں ہاتھ شرمگاہ پر رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ کے جسمِ مبارک پر لباس پہناتے تو آپ اپنے دونو ہاتھ شرمگاہ سے ہٹا لیتے (اسی طرح) جب کبھی آپ کے جسمِ مبارک سے لباس نکالتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ شرمگاہ پر رکھ لیتے۔

ساتواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ (امام علیہ السلام کی شیر خوارگی کے زمانے میں) آپ کے گریہ کی آواز ایسی تھی کہ اکثر سامعین کو جاذب کر دیتی اور جو کوئی (گریہ کی آواز) سنتا قدم اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔

آٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کے ولادت کے بعد اسی وقت حق تعالیٰ نے آپ کو دعوت کی طاقت عطا فرمائی تھی جیسا کہ عیسیٰؑ کو دعوت کی طاقت عطا فرمائی تھی لیکن آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان سے (دعوت کو) ہضم فرمایا۔

نواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام پیدا ہوئے ہاتف نے آواز دی کہ حق آیا اور باطل نیست و نابود ہو گیا

بیشک باطل نیست ونابود ہونے والا ہے۔

دسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ (جس وقت امام علیہ السلام پیدا ہوئے) اسی وقت شہر جونپور کے جملہ بت زمین پر (اوندھے) گر گئے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کی ولادت کے وقت مکہ مبارکہ (کی سرزمین) کے بُت زمین پر (اوندھے) گر گئے تھے۔

گیارہواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ بات کرنے کے زمانہ میں پہلی بات جوامام علیہ السلام کی زبان مبارک پر آئی یہی تھی کہ مہدی موعودؑ آیا۔

بارہواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخ دانیالؒ کے مکتب میں بٹھائے۔ سات سال کی عمر شریف میں تمام کلام اللہ حفظ فرمالیا۔ پس شیخ دانیالؒ نے عربی تعلیم کی طرف توجہ کی اور یہ بات مشہور ہے کہ شیخؒ جس کتاب کے ایک حصّہ کی تعلیم دیتے تو امام علیہ السلام پوری کتاب کی ماہیت اور مراد مع سوال و جواب واضح کر کے فرمادیتے یہاں تک کہ شیخؒ کے لاینحل مسئلے بھی حل ہوجاتے اسی طور پر علوم سے چند نسخے منظور ہوئے۔ جب امام علیہ السلام کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی تو شہر داناپور کے اطراف واکناف کے علماء بالاتفاق امام علیہ السلام کو اسدالعلماء کہا۔

تیرہواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جس وقت امام علیہ السلام شیخ دانیالؒ کے مکتب میں تشریف لیجاتے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خواجہ خضرؑ بھی امام علیہ السلام کی ملاقات کے لئے اکثر اوقات تشریف لاتے اور شیخ دانیالؒ سے سوالات کرتے جبکہ شیخؒ خضرؑ کے جواب سے عاجز ہوتے تو امام علیہ السلام سے التماس کرتے پس خضرؑ کے تمام سوالات امام علیہ السلام کے ایک جواب میں حل ہوجاتے۔

چودہواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے امانت امام علیہ السلام کو دینے کے لئے خضرؑ کے حوالہ کی تھی۔ یہ امانت امام علیہ السلام کو دینے کے بعد خواجہ خضرؑ اور شیخ الاسلام مخدوم شیخ دانیالؒ آپ علیہ السلام سے تربیت ہوئے، یہ معجزہ ظاہرہ اور شہادت قاطعہ ہے صاحب عقل کے لئے۔ پس جان اے منصف کہ امام علیہ السلام کی شیرخوارگی کے وقت سے آپ علیہ السلام کو خضرؑ بارِامانت حوالہ کرنے تک آپ سے اتنے معجزے ظاہر ہوئے کہ اکثر کاملین اور فاضلان زماں حیرت سے (امامؑ کو) تیرے لئے یہ کہاں سے ہے کہہ کر امام علیہ السلام کی ذات میں ایک سرِّ عظیم (بڑا بھید) ہونے کا اقرار کرتے تھے بلکہ بہت سے لوگ اس کے ظہور کے منتظر تھے کہ شک نہیں ہے کہ یہ غیب کا خزانہ بیشک تقسیم ہوگا۔ آخرالامر

مومنوں کا گمان خطا نہیں کرتا ہے کے حکم پر ایسا ہی ہوا۔

پندرھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کو حضرت رسول اللہ ﷺ کی روح پُر فتوح سے فتح گوڑ کے معجزے کا معاملہ ہو چکا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا، یہ معجزہ واضحہ اور آیت بیّنہ ہے۔اس لئے کہ سلطان حسین شرقیؒ کے لشکر کے پندرہ سو سوار جوانان جان باز (امامؑ کے ہمراہ) تھے اور گوڑ کے راجہ دلپت رائے کے لشکر کے ستر ہزار سوار نامدار سلح پوش تھے۔انہوں نے قلعہ سے تین میل بڑھ کر جنگ شروع کی آخرالامر کافروں نے شکست کھائی،مومنوں کی فتح ہوئی چنانچہ یہ بات مخفی نہیں۔

سولھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ دلپت رائے کو قتل کرنے کے بعد امام علیہ السلام کو سات سال حق کا جذبہ ایسا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ الوہیت کی پے درپے ایسی تجلّی ہوتی ہے کہ اگر ان ابحار تجلّیات سے ایک قطرہ ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو کوئی آ گہی نہ رہے۔باوجود اس کے آپ علیہ السلام فرائض وسُنن ادا فرماتے تھے،اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد اس واسطہ سے کہ ہم نے تُجھ کو خاتم ولایتِ محمدی ﷺ کیا ہے اس سبب سے تمام فرضوں اور سنتوں کو (تُجھ سے) ادا کرواتے ہیں۔ یہ تجھ پر ہمارا فضل واحسان ہے۔اس باب میں ایک محقق نے کیا خوب فرمایا ہیکہ اس ایک نے کہا انا الحق دوسرے نے سبحانی۔اس مستان خدا (خاتم ولایت محمدی امام مہدیؑ) کے سوا تجلّیات ذات باری کا بھاری بوجھ اٹھانے والا کون ہے۔

سترہواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کو بارہ سال جو حق کا جذبہ رہا ان بارہ سال میں سات سال آپ علیہ السلام کو اس عالم کی آ گہی نہ تھی مگر نماز پنجگانہ (کی ادائی کی آ گہی تھی) اور اس سات سال میں آپ نے کچھ نہ کھایا نہ ایک دانہ چاول کا کھایا اور نہ ایک قطرہ پانی کا پیا بقیہ پانچ سال کا حساب حضرۃ بی بی الہدتیؓ (امامؑ کی بی بی) نے کیا پانی، اناج، روغن اور گوشت وزنی ساڑھے سترہ سیر آپؑ کے دہن مبارک میں پہنچا تھا اس کے باوجود آپ میں فرائض کی ادائی کی قوت تھی۔

اٹھارواں معجزہ:۔ وہ ہے جب امام علیہ السلام نے شہر چندیری کے شیخ زادوں کے حق میں خدائے تعالیٰ کے فرمان سے فرمایا تھا کہ دیکھو کس کے سر پوش پر ہاتھ پڑے گا اور یہاں سے آگے بڑھ گئے۔ایک میل کے فاصلہ پر شب بسر فرمائی شہر کی طرف آگ کی بہت شعائیں اور بے شمار آدمیوں کا بلوہ پائے دوسرے روز امام علیہ السلام کے صحابہؓ میں سے دو صاحب جو امام علیہ السلام کے پیچھے رہ گئے تھے خبر لائے کہ وہاں کی خلایق ایسا کہہ رہی تھی کہ یہ آسیب حضرت علیہ السلام کے فرمان سے پہنچا ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بندگانِ خدا سے کسی کو آزار نہیں پہنچتا ہے لیکن ان کے اعمال کے سبب

سے پہنچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اور جو تم پر مصیبت پڑتی ہے اس گناہ کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا۔ یہ معجزۂ ظاہرہ ہے اس لئے کہ امام علیہ السلام جو کچھ فرماتے بلا توقف ویسا ہی ہوتا۔

انیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب شہر مانڈو کے بادشاہ سلطان غیاث الدین رضی اللہ عنہ کا سوال امام علیہ السلام کے حضور معلی میں پہنچا کہ مجھ کو (۱) ایمان ہو (۲) مظلومیت کی حالت میں موت ہو (۳) شہادت کا رتبہ ہو۔ تو امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراںؓ (امامؑ) نے سلطان کی عرض کو سننے کے بعد فرمایا کہ تینوں سوال قبول تینوں سوال قبول، تینوں سوال قبول۔ آخرالامر امام علیہ السلام نے جیسا کہ زبانِ مُبارک سے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

بیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امیر امیراں مہتر سرور اں حضرت میراں علیہ السلام (امامؑ) شہر احمد نگر تشریف لائے اس وت وہاں کا بادشاہ نظام الملک امام علیہ السلام کے آنے اور آپؑ کے پسخوردہ کی تاثیر کی خبر سُن کر فرزند کا آرزومند ہونے سے دل میں یہی احتیاج لیا ہوا حاضر ہوا کہ امام علیہ السلام کی درگاہ سے فرزند عطا ہو۔ حضرت امام علیہ السلام نے پند و نصیحت فرما کر پان کا پسخوردہ عنایت فرمایا۔ بادشاہ مع اپنی بی بی کے پسخوردہ کھایا۔ خدائے تعالیٰ نے اس زمانہ میں امام علیہ السلام کے پسخوردہ کی برکت سے بزودی فرزند عطا فرمایا جس کا نام برہان نظام الملک تھا۔

اکیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام دولت آباد تشریف لے گئے وہاں اولیاء اللہ کی زیارت فرمائی۔ سید محمد عارفؒ کے روضہ میں گئے اور ان کی قبر کے کنارے ایک ساعت بیٹھ کر اُٹھے دوگانہ ادا کر کے کوچ فرمائے اور کڑوے پانی کی باؤلی میں کلی کی پس امام علیہ السلام کے پسخوردہ کی تاثیر سے باؤلی کا کڑوا پانی میٹھا ہوگیا۔ یہ معجزہ ہے نبی ﷺ کا چنانچہ یہ بات نبی ﷺ کے معجزات سے ذری بھی وقفیت رکھنے والے پر مخفی نہیں اور اسی طرح موضع سوالہ سانتیج کے کڑوے پانی کی باؤلی کا پانی امام علیہ السلام کے پسخوردہ کی برکت سے میٹھا ہوگیا۔

بائیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ اسی مقام مذکور یعنی سید محمد عارفؒ کے روضہ میں حضرت امام علیہ السلام نے انار کی لکڑی سے مسواک کر کے زمین میں نصب کر دیا۔ اسی وقت وہ لکڑی جھاڑ ہوگئی۔ یہ بات مہدی علیہ السلام کی خصوصیات سے ہے کیونکہ حدیث میں وارد ہے چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اصحاب کرام بندگی میاں شاہ نظامؓ نے سوال کیا کہ میرانجی علماء کہتے ہیں مہدیؑ کی علامت وہ ہے کہ خشک درخت سبز ہو جائیں گے امام علیہ السلام اس وقت دستِ مبارک میں مسواک رکھتے تھے زمین میں نصب کر دیئے اسی وقت وہ مسواک سرسبز اور پھلدار درخت ہوگئی پھر اس ہمسر لولاک نے زمین سے مسواک نکال کر فرمایا کہ میاں! نظام یہ کام بازیگروں کا ہے۔ حدیث کی مُرادوہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانہ میں مردہ دل زندہ ہوں گے۔

تیئسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کا پیشاب اور پائیخانہ نظر نہیں آتا تھا اگرچہ کہ بعض لوگ امتحان کے طور پر اسکو دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ پیغمبر ﷺ کی ذات کی صفت ہے اگر امام علیہ السلام کی ذات پیغمبر صفت ہے تو بالضرور اس صفت سے موصوف ہو آخرالامر آبدست کے بغیر کوئی چیز دیکھی نہیں گئی۔

چوبیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ذات پیغمبر صفات کے لئے بالکل سایہ نہ تھا جس طرح سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہ رکھتے تھے امام علیہ السلام کے اسی معجزہ کو عیاں دیکھ کر بہت لوگوں نے ایمان لایا اور تصدیق کی۔

پچیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ذات مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

چھبیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی طرف کسی قسم کی بدبو کا گزر نہیں ہوتا تھا۔ امام علیہ السلام کی خوشبو اس بدبو پر ایسی غالب آتی کہ بدبو کافور ہو جاتی۔ چنانچہ امام علیہ السلام کے تولد کے وقت ہاتف نے آواز دی کہ حق آیا اور باطل دور ہوا اور جس راستہ سے امام علیہ السلام جاتے آپؑ کی خوشبو کے آثار معلوم ہوتے کہ امام علیہ السلام اس راستہ سے تشریف لے گئے چنانچہ بندگی میاں شاہ دلاورؓ سے منقول ہے کہ آپؓ پر امام علیہ السلام سے مرید ہونے کے بعد سات سال جذبۂ حق رہا جب ہوش میں آئے پوچھا کہ سید محمد (امامؑ) کہاں ہیں خادموں نے کہا کہ کعبہ کی زیارت کی طرف توجہ فرمائے ہیں آپؓ بھی اسی وقت اُٹھ کر امام علیہ السلام کی ملاقات کی آرزو میں روانہ ہوئے اور فرماتے تھے کہ امام علیہ السلام کی ذات مبارک کی خوشبو میری رہبر تھی اور مجھ کو کشاں کشاں امام علیہ السلام کی خدمت میں لائی سبحان اللہ یہ نبی ﷺ کے معجزات سے ہے۔

ستائیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ہر ایک شہر اور ایک سلطنت میں امام علیہ السلام کی دعوت سننے کے لئے مجمع کثیر ہوتا اور انمیں کے اکثر لوگ فیض کے سبب اور پسخوردہ کی تاثیر سے بیہوش اور مجذوب ہو جاتے امام علیہ السلام کی زاری کے قطروں سے ریش مبارک جھٹکنے کے وقت ایک قطرہ جس کسی پر پڑ جاتا تین چار دن تک مست و بے ہوش رہتا اور اس کو حق کا جذبہ ہوتا۔

اٹھائیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ بعض وقت بعضے شہروں مثلاً پیراں پٹن احمد آباد اور چاپانیر وغیرہ میں قرآن شریف کے بیان کے وقت لوگوں کا اژدہام ایسا ہوتا کہ امام علیہ السلام کے اطراف جگہ نہ رہتی بعضے لوگ بیان سننے کے لئے

دیواروں، گھروں کے چھتوں اور درختوں پر چڑھ کر امام علیہ السلام کا کلام سنتے اس بیان میں امام علیہ السلام کا معجزہ وہ تھا کہ جو شخص امام علیہ السلام کے قریب بیٹھتا اور جو شخص کہ زیادہ دور درختوں اور دیواروں پر رہتا بیان کی آواز یکساں سنتا۔

انتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام جس شہر اور سلطنت میں تشریف لے جاتے اس شہر اور سلطنت کی زبان جانتے اور قرآن کا بیان اُن کی زبان میں کرتے۔ یہ معجزہ ہے تمام انبیاءؑ کا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔اور کوئی رسول ہم نے نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں۔اور حضرت محبوب الکونین محمد و مہدی صلی اللہ علیہما وسلم فرمان خدا۔اور ہم نے تجھ کو بھیجا ہے تمام لوگوں کے لئے خوشی اور ڈر سُنانے والا۔ کے حکم کی بناء پر تمام عالم پر بھیجے گئے ہیں۔اسی لئے (محمد اور مہدی علیہما السلام) تمام عالم کی زبان سے واقف ہیں۔

تیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر کسی کو اس بندے کی مہدیت کے باب میں شک ہو تو توریت انجیل زبور اور فرقان لائے بندہ زبانی پڑھتا ہے اگر ایک حرف غلط پڑھوں تو مہدی موعود نہ ہوں گا۔ یہ معجزہ ظاہر ہے صاحب بینائی کے لئے اور حجت قاطعہ ہے امام الابرار کے ثبوت پر پس سچ فرمایا امام علیہ السلام نے۔

اکتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی پشتِ مبارک پر مہر ولایت تھی جیسی کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کی پشت مبارک پر مہر نبوت تھی۔نبوت میں عکاشہ بن جحش الاسدی نے دیکھا تھا ولایت میں میاں یوسف سہیتؒ امام علیہ السلام کے مبشر جو عالم باللہ اور میاں شیخ مومن توکلیؒ جو عاشق اللہ تھے ان دونوں نے دیکھا ہے چنانچہ یہ بات مخفی نہیں۔

بتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جس وقت آنحضرت ولایت پناہ (امام علیہ السلام) راستہ سے چلتے اگر اس شاہنشاہ کے سامنے راستہ میں دیوار یا درخت یا عمیق باؤلی آتی تو اللہ کی قدرت سے ہموار ہو جاتے اور آپ کے گذرنے کے راستہ پر بارش ہوتی اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے مصدقوں پر۔

تینتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ آپ راستہ گزرنے کے وقت جس کسی راستہ سے آپ کا گزر ہوتا اس راستہ کے درخت پتھر ندا کرتے کہ یہ مہدی موعود ہے اور یہ اللہ کا خلیفہ ہے جس کے دل کے کان (باطنی کان) ہوتے تو وہ سنتا تھا اس باب میں ایک محقق نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

منادی یعنی (مہدیؑ) ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق بنو
ولیکن بوڑھے اور اندھے مہدیؑ کی ندا کو کیا سنتے

چونتیسواں معجزہ:۔ قاضی شیخ صدرالدین جو شہر سندھ کے اکابر علماء سے تھے مشہور ہے کہ امام علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آئے جب امام علیہ السلام کو اعلیٰ سپاہیانہ لباس میں ملبوس دیکھا تو گمان کیا کہ یہاں خدا کا ظہور نہیں ہے، واپس ہوئے۔راستہ میں غیب سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا ہے۔یہ وہی مہدی آخرالزماں ہے جس کا وعدہ حق تعالیٰ نے فرمایا تھا جا اُس کی تصدیق کر کہ تحقیق مہدی موعود علیہ السلام یہی ہے۔اس آواز پر شیخؒ اعتماد نہ کر کے چند قدم آگے بڑھے، درخت سے آواز آئی کہ صدرالدین کہاں جاتا ہے بیشک مہدی موعود یہی ذات ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اس ذات کو لانے کا وعدہ مصطفےٰ ﷺ کے ذریعہ کیا تھا۔تیسرے بار بھی اسی طرح حق تعالیٰ نے شیخؒ کو کالے پتھر سے آواز سنائی کہ جا اور ملاقات کر۔پس دیکھ کہ کیسا خدا کا ظہور ہے آخرالامر شیخ صدرالدینؒ امام علیہ السلام کے حضور میں آئے ملاقات کی تصدیق سے مشرف ہوئے۔اسی طرح خاص عالموں اور عارفوں یعنی حضرت امام علیہ السلام کے ہر ایک صحابی کرام کو دعویٰ مہدیت سے پہلے غیب سے آواز آتی کہ ہم نے تیرے مرشد کو مہدی موعودؑ کیا ہے تو ایمان لا، بلکہ تمام کشفی حالات اور معاملات میں معلوم ہوتا تھا لیکن صحابہؓ ہضم کرتے تھے پس جبکہ غیب سے عتاب ہوتا کہ تو حق کی نفی کرتا ہے تو اس کے بعد ولایت پناہ (امامؑ) کی درگاہ میں عرض کرتے امام علیہ السلام فرماتے تم کو اس سے کیا کام جاؤ اور اپنے کام میں (ذکر فکر) میں لگے رہو حق تعالیٰ جب چاہے گا دعویٰ ظاہر ہوگا۔

پینتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ حضرت شمس المنیر بشیر ونذیر مخبرالضمیر (امامؑ) ہر ایک شخص کا نام اور ہر ایک کا حسب و نسب بغیر دریافت کئے فرمادیتے چنانچہ ملک بخنؒ کا واقعہ ہے کہ ان کا نام بغیر پوچھے فرمایا کہ آؤ ملک برخوردار کیونکہ یہ ان کا اصلی نام تھا بعضے لوگ ان کے عرف کو جو ملک بخن تھا نام سمجھتے تھے حضرت امام علیہ السلام کے فرمان سے ان کا اصلی نام معلوم ہوا۔

چھتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے چنانچہ بندگی میاںؓ سے منقول ہے کہ جب ملک برخوردار نے حضرت امام علیہ السلام کے تشریف لانے کی خبر بندگی میاںؓ کو دی اور اپنے نام کا واقعہ جو بغیر پوچھے امام علیہ السلام نے فرمایا بیان کیا اور امام علیہ السلام کے صحابہؓ کی کچھ حالت بیان کی کہ بندگی میاںؓ نے اپنے تمام ہمراہیوں کو منع فرمایا کہ ہمارا نام امام علیہ السلام کے حضور میں نہ لیں اس لئے کہ سنا گیا ہے کہ امام علیہ السلام ہر ایک کا حسب و نسب بغیر دریافت کئے فرمادیتے ہیں۔میں بھی دیکھوں کہ ہمارا حسب و نسب کیا ہے آخرالامر امام علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو دیکھتے ہی فرمایا کہ آؤ بھائی سید خوندمیر اس وقت ایک شخص نے امتحاناً امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرا نجیو ان کا نام میاں خوندمیر ہے (میاں سید خوندمیر نہیں ہے) تو فرمایا نہیں جی

ہمارے بھائی سید خوندمیر صدیق ہیں پھر فرمایا کہ ہم اور یہ ایک جدی حُسینی سید ہیں ایسا ہی تھا۔

سینتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام خدائے تعالیٰ کے فرمان سے ہر ایک شخص کے دل کی بات فرما دیتے چنانچہ سائل کے لئے اکثر احوال زبان سے کہنے کی حاجت نہ ہوتی یہ معاملہ نہ صرف مصدقوں کے ساتھ پیش آتا تھا بلکہ ہمیشہ منکروں کے لئے بھی یہی صورت درپیش تھی چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز چند منکر علماء حضرت مہدی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے اور ان میں کا ہر شخص اپنے دل میں کوئی چیز سوچا ہوا امتحان کے طور پر بیٹھا حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام خلق کی دعوت میں مشغول تھے کہ دل میں سوچے ہوئے منکرین جو بیٹھے ہوئے تھے حضرت امام علیہ السلام نے اُن کی طرف متوجہ ہوکر یہ آیت پڑھی۔ کہہ دے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ غیب کی بات جانتا ہوں۔منکروں نے متحیر ہوکر جانا اور یقین کے ساتھ سمجھا کہ یہ ہمارے ضمیر کا جواب ہے اور (اس کے ساتھ) ان کے دل میں جذب الی اللہ کی تاثیر پیدا ہوئی یہاں تک کہ مجلس برخاست ہونے کے بعد ہوش میں نہیں آسکتے تھے اور گھر کا راستہ بھی بھول گئے اور ان کے دل میں گزرا کہ اسلام یہی ہے (جو امامؑ بیان فرماتے ہیں) اس کے سوائے گمراہی ہے انہی منکروں نے تھوڑی ہی دیر بعد اپنے اس خطرے کو گمراہی تصور کیا اور اس ذات فائض فیوضات (امامؑ) کو ساحر اور کاہن کہا اور مخلوق میں ضال و مضل مشہور کیا اور جواں مردوں کو منع کیا کہ ملاقات مت کرو کیوں کہ یہ مرد ساحری تاثیر رکھتا ہے کہ اس کا رخ دیکھنے کے بعد دل بے قرار ہو جاتا ہے اور تمام دینی و دنیوی کام ابتر ہو جاتے ہیں۔امام علیہ السلام کا یہ معجزہ تمام انبیاء اور مرسلین کے معجزات سے ہے جیسا کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں مبعوث ہوئے انبیاء کبھی مگر واسطے فرار ہونے مخلوق کے دنیا سے خدا کی طرف۔

اڑتیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کا قد مبارک میانہ تھا جیسا کہ نبی علیہ السلام کا قد مبارک تھا لیکن جس وقت کہ نماز میں یا راستہ چلتے وقت آدمیوں کا گروہ حاضر ہوتا تو تمام لوگوں سے امام علیہ السلام کا قد مبارک زیادہ بلند نظر آتا تھا۔

انچالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ لنگ یعنی نہانے کے وقت باندھنے کا تہ بند ہمیشہ تر رہتا یہی نبی علیہ السلام کا معجزہ تھا جیسا کہ وارد ہوا ہے سرالاسرار سید محمد گیسودرازؒ کی تصنیف میں کہ کہا ایسا کہتے ہیں راویان اخبار اور ناقلان آثار محمد رسول اللہ ﷺ ایک رات میں آٹھ بار اپنے حرم کے اطراف طواف فرماتے صفت میں تین معجزوں کے بیان کرتے ہیں اگر شک ہو تو دیکھو اوس میں (سرالاسرار میں)

چالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ذات کی تاثیر اکثر دلوں میں پیغمبروں کی تاثیر کے موافق تھی جو

شخص کہ امام علیہ السلام کے پاس پہنچتا اور آپ سے ملاقات کرتا اسی وقت اس کے دل سے دنیا کی رغبت دور ہو جاتی اور خدا کی ذات کا ذکر اس کی ذات میں پیدا ہوتا جو بات کئی سال کی گوشہ نشینی اور ریاضت سے حاصل نہ ہوتی امام علیہ السلام کی خدمت میں ایک ساعت میں حاصل ہوتی یہ معاملہ ایک دو شخص کے لئے نہیں بلکہ مرد عورت امی عالم آزاد غلام بالغ اور بچے جو کوئی امام علیہ السلام سے ملتے ان سب کے لئے تھا یہ جو کچھ کہا گیا امام علیہ السلام کا کمترین معجزہ تھا اور اگر اللہ کی نعمت کو گنو گے تو اس کی انتہا کو نہ پہنچو گے چنانچہ نقل ہے کہ جب امام موضع سود میں اترے تو اس موضع میں ایک مخدوم زادے کا لڑکا امام علیہ السلام کے پیچھے جذبہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ کی راہ میں آیا اس لڑکے کی ماں نے اپنے شوہر سے کہا جلد جا سید محمد کے نزدیک سے اپنے لڑکے کو لا ورنہ میں بھی نہ رہوں گی اس کے بعد اس لڑکے کا باپ غصہ میں آ کر اور گھر سے نکل کر کہا کہ انشاء اللہ سید محمد کو یہی بات کہتا ہوں کہ کیا لوگوں کے بچوں کو میٹھی بات کہہ کر لے جاتے ہو، کیا بچوں کو بیچنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد وہ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت امام محمد مہدی موعود علیہ السلام توحید بیان کرتے ہیں اور سب کو خدائے تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں جوں ہی اس مرد نے امام مہدی کا روئے مبارک دیکھا تمام باتیں جو دل میں سوچ کر آیا تھا بھول گیا۔ توجہ کیساتھ بیٹھا اُس وقت ایک شخص طبق میں شیرینی لا کر امام علیہ السلام کے حضور میں پیش کیا امام علیہ السلام نے فرمایا سویت کر کے دیدو۔ اس کے بعد امام علیہ السلام کا حصّہ بھی ایک ٹکڑا سویت کا امام علیہ السلام کے حضور میں لائے۔ امام علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے لے کر اپنے زانو پر رکھا۔ چند ساعت کے بعد ایک شخص نے شکر کا ٹکڑا لایا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ سویت کر و اس کے بعد امام علیہ السلام کا حصّہ بھی امام علیہ السلام کے حضور میں لائے تو امام علیہ السلام نے شیرینی کی سویت جو پہلے پہنچی تھی کسی کو عطا فرما کر فرمایا کہ ''مومن ذخیرہ نہیں کرتا ہے''۔ اس مرد نے جو بے ادبی کی بات دل میں سوچ کر آیا تھا ایسا جاذب ہوا کہ زاری کو برداشت نہیں کر سکا اس کے بعد امام علیہ السلام کو وداع کر کے سوار ہوئے اور وہ پسر مذکور اپنے باپ سے بھاگ کر امام علیہ السلام کے گھوڑے کے سامنے کھڑا رہا جس طرف کہ باپ آتا تھا پسر بھاگتا تھا لہٰذا اس کے باپ نے کہا اے پسر کس لئے بھاگتا ہے ہم بھی اس قدم مبارک سے ایسے جاذب ہوئے جو وعدہ کہ تیری ماں سے کر کے آیا تھا ادا نہیں ہوتا ہے۔ ہم بھی اس قدم مبارک سے علٰحدہ نہ ہوں گے۔ اس کے بعد اس مرد مذکور نے ترک دنیا کر کے امام علیہ السلام کی صحبت اختیار کی اور اپنی بیوی کو کہلا بھیجا کہ میں امام کے قدم مبارک سے علٰحدہ ہونا نہیں چاہتا اگر تم کو ہماری غرض ہے تو آؤ ورنہ تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ ہے۔

اکتالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ وہ ولایت کا آفتاب اور وہ ہدایت کا مظہر اور وہ ابتداء اور انتہا کا خلاصہ جس کسی کو چاہتا خدائے تعالیٰ کے حکم سے ہدایت عطا فرماتا۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز امام علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ حق

تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ ﷺ کو خلق کی ہدایت کے لئے بھیج کر حکم دیا کہ۔ بلا لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف اس کے باوجود حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ تیرے ذمہ نہیں ہے اُن لوگوں کا راہ پر لانا لیکن اللہ راہ پر لاتا ہے جسے چاہے یہ بات کیسی ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک گھنٹہ توقف کرو تمہارے سوال کا جواب واضح کرتا ہوں ایک گھنٹے کے بعد ایک مسافر گلے میں جنیوا ڈالا ہوا کافروں کی رسم وروش کے ساتھ امام علیہ السلام کے حضور میں پہنچا امام علیہ السلام نے اس کو اپنے نزدیک بلایا اور یکا یک بلا کسی آگہی کے اس شخص کو حکم دیا کہ بٹو نکال اور جینوا دور کر اور کلمۂ طیب پڑھ اور میری تصدیق کر میں مہدی موعود ہوں اونچے مقام پر کھڑا ہو جا اور کلام اللہ پڑھ۔ اس شخص نے امام علیہ السلام کے تمام احکام کو بلا توقف بجالائے مسلمان مصدق ہوا۔ اور کلام اللہ کا حافظ ہو گیا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے سائل کو فرمایا کہ دیکھا (تیرے سوال کا قدرتی جواب یہ ہے) اگر رسول اللہ ﷺ اور رسول اللہ کا تابع تام (امامؑ) چاہیں تو تمام اہل مشرق ومغرب کو ہدایت کریں اور مسلمان بنا دیں تمام عالم مسلمان ہو جائے ولیکن انکا (محمد اور مہدی علیہما السلام کا) کام تبلیغ رسالت ہے اور ہدایت کرنا رب العزت کا کام ہے۔

بیالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ اگر امام علیہ السلام سوکھی لکڑی دست مبارک سے زمین میں نصب کر دیتے تو اسی وقت ہرا بھرا جھاڑ ہو جاتی چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اصحاب کرام بندگی میاں شاہ نظامؓ نے سوال کیا کہ میرانجی علماء کہتے ہیں مہدیؑ کی علامت وہ ہے کہ خشک درکت سبز ہو جائیں امام علیہ السلام اس وقت نماز کے لئے مسواک فرماتے تھے مسکرا کر اس مسواک کو جو دست مبارک میں تھی زمین میں نصب فرمادی اُسی وقت ہرا بھرا درخت ہو گئی اس ہمسر لولاکؑ نے مسواک زمین سے نکال کر فرمایا میاں نظامؓ یہ کام بازیگروں کا ہے۔ حدیث کی مراد وہ ہے کہ مہدیؑ کے زمانے میں مردہ دِل زندہ ہوں گے۔

تینتالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز امام علیہ السلام سانبھر ندی کو جو گجرات میں ہے غسل کے لئے تشریف لے گئے تھے اس ندی میں ایک اجنبی شخص کو جس سے واقفیت نہ تھی دیکھا اور اس کو فرمایا کہ آ اور بیٹھ اور ہماری پیٹھ مَل۔ وہ شخص آیا پشت مبارک مَلا اُس وقت حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تو بیٹھ ہم تیری پیٹھ ملتے ہیں۔ جونہی امام علیہ السلام نے دست مبارک اُس کی پیٹھ پر رکھا اسی وقت اُس کو حق کا جذبہ غالب ہوا اور غفلت کا پردہ سامنے سے ہٹ گیا غیب کا عالم ظاہر ہو گیا۔

چوالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے نقل ہے جب صاحبان عقل (طالبانِ مولیٰ) کے امامؑ چند منزل (اللہ بہتر جاننے والا

ہے) دریا کے درمیان روانہ ہوئے تو دریا میں صبح سے شام تک طوفان رہا قریب تھا کہ جہاز ڈوب جائے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی خدام ملک العلام کے حکم سے کعبۃ اللہ الحرام کی طرف جاتے ہیں جو شخص کہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے کام کرتا ہے ہلاک نہیں ہوتا حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ صبر کرو بندہ کون ہے۔ پھر طوفان بڑھ گیا اہلیان جہاز بے چین اور بے قرار ہوگئے زاری اور عاجزی میں پڑ گئے بناء براں بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرانجی اب جہاز ڈوبنے کے لئے کوئی بات باقی نہیں رہی۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا صبر کرو۔ بندہ کون ہے۔ پھر بندگی میاں سید سلام اللہؓ نے بڑی اضطرابی سے حضرت امام اولوالالباب سے عرض کیا کہ جہاز کے ڈوبنے میں کچھ باقی نہیں۔ بناء برآں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کیا کرے اور میں نے کس وقت تم سے کہا تھا کہ بندے کا حکم حق تعالیٰ کے حکم پر جاری ہے اس معنی کو سننے کے بعد میاں مذکور نے عرض کیا کہ میرانجیؑ فرمایئے کہ کیا خدائے تعالیٰ کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں نہیں ہیں؟ اُس وقت حضرت ولایت پناہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر صاحب (خدا) اپنے خزانوں کی کنجی اپنے بندہ کے ہاتھ میں دے تو بندے کی کیا طاقت ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر خزانوں کا قفل کھولے اس کے بعد مسکرا کر اُٹھے اور جہاز کے کنارے آ کر اپنے دستِ مبارک سے دریا کی طرف اشارہ فرمایا اسی وقت طوفان کم ہوگیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی یہ طوفان کس وجہ سے تھا تو فرمایا کہ دریا کی مچھلیاں ہم کو دیکھنے کے لئے باہر آئی تھیں اور یہ بندہ گوشہ میں تھا ہم کو نہیں دیکھ سکیں اور شور وغوغا اور فریاد کر رہی تھیں جب بندہ جہاز کے کنارہ پہنچا، مچھلیوں نے ہم کو دیکھ لیا اور اپنی جگہ پر چلی گئیں طوفان کم ہوگیا اور نیز فرمایا کہ ان مچھلیوں میں ایک مچھلی تھی جو دریا کے پیچھے پیدا کی گئی تھی اس سے حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہم تجھ کو خاتم ولایت محمدی ﷺ کے دیدار سے مشرف کریں گے اور ایک روایت میں لائے ہیں کہ وہ مچھلی وہی تھی جو یونس علیہ السلام کو اپنے شکم میں رکھی تھی اس سے حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ ہم تجھ کو مہدی موعودؑ کو دکھلاتے ہیں پس مچھلی نے بھی دوسری مچھلیوں میں آ کر اپنے وعدہ کو دیکھا۔

پینتالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز شہر فرح المفرح میں حضرت امام علیہ السلام غسل فرما کر اپنے سر مبارک کے بال کھولے ہوئے حق کی طرف متوجہ تھے یکا یک ایک بڑا سانپ سوراخ سے باہر آ کر سر اٹھایا بندگی حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنا سر جھکا کر سانپ کے روبرو رکھا اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فرمان کاٹنے کے لئے ہوا ہے تو ہم راضی ہیں اس کے بعد سانپ اپنا سر سوراخ میں کھینچ لیا اور کہنے لگا کہ اے حضرت چند سال ہوئے کہ ہم آپ کی ملاقات کے مشتاق تھے اب آپ کا جمال مبارک دیکھنے کے لئے آئے ہیں اس کے بعد سانپ بالکل باہر آ کر امام علیہ السلام کے نزدیک آیا حضرت علیہ السلام کے قدمِ مبارک پر لوٹا حضرت علیہ السلام اپنے دونوں قدم مبارک دراز کر کے سانپ کے روبرو رکھے سانپ دونوں

قدم مبارک پر لوٹ کر پھر سوراخ میں چلا گیا مشہور وہ ہے کہ سانپ نے جانے کے وقت کہا کہ میں اس سانپ کی نسل سے ہوں جو غار میں مصطفےٰ ﷺ کے حضور (آنحضرت ﷺ کے دیدار کے شوق میں) ابوبکر رضی اللہ عنہ کوڈ ساتھا۔

چھیالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ خراساں کی مسافرت میں امام علیہ السلام ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ وہاں چیونٹیوں کی طرح سانپوں کا جنگل تھا۔صحابہؓ نے کہا میرانجیؑ اس جگہ کس طرح شب بسر کر سکتے ہیں اسی فکر میں تھے کہ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا حق تعالیٰ کا فرمان سانپوں کو ہوا ہے کہ ہمارا محبوب اس راستہ میں آتا ہے تم تین روز تک اپنے مقام پر چلے جاؤ باہر مت آؤ ایسا ہی ہوا بعض صحابہؓ نے امام علیہ السلام سے کہا کہ اس جگہ ہم نہیں سوتے اور رات ہشیار بیٹھ کر بسر کرتے ہیں۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ آج رات فراغت سے سوجاؤ نوبت کی ادائی جو ہر روز کرتے تھے وہ بھی منع فرمادی پس جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ویسا ہی واقع ہوا۔

سینتالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے جیسا کہ تمام سانپ اور بچھو امام علیہ السلام کے مطیع تھے اسی طرح تمام شیر اور درندے بھی فرمانبردار تھے چنانچہ نقل ہے کہ ایک روز اسی خراساں کے راستہ میں ایک شخص نے حضرت ولایت پناہؑ کے حضور میں عرض کیا کہ میرانجی یہ راستہ پرانا ہو گیا ہے کہنگی کے سبب سے راستہ مٹ گیا ہے اور کوئی شخص اس راستہ سے نہیں جاتا اس لئے کہ اس راستہ میں سانپ اور شیر پیدا ہیں اور دوسری بہت سی بلیّات ہیں تو حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام سانپوں اور شیروں نے ہم سے عہد کر لیا ہے کہ ان سے ہم کو تکلیف نہ ہوگی۔اس باب میں نقل مشہور ہے کہ اسی راستہ میں حضرت شاہنشاہ ولایت ایک درخت کے سایہ میں اترے تھے کہ بندگی میاں شاہ نظامؓ نے اپنی شیر خوار بچی کی جھولی درخت کی ڈالی سے لٹکادی تھی۔حق کی محویت کے سبب سے اسی جگہ چھوڑ کر حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہوئے تین کوس جانے کے بعد بچی یاد آئی حضرت امام علیہ السلام سے کہے کہ معاملہ ایسا واقع ہوا ہے تو حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری بچی وہاں سلامت ہے جاؤ اور لاؤ اس کے بعد جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا شیر نگہبانی کے لئے بیٹھا ہے چونکہ بندگی میاں شاہ نظامؓ کو دیکھا اٹھ کر کلہ زمین پر رکھا جنگل کا راستہ لیا میاں نظامؓ اپنی لڑکی کو لے کر حضرت امام علیہ السلام کی طرف لوٹے۔

اڑتالیسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جس کسی قسم کا ظالم اور جابر کہ سلطنت اور شوکت کے ساتھ امام علیہ السلام کے حضور میں آتا فرمانبردار ہو کر جاتا چنانچہ میرذوالنون اور شاہ بیگ کے قصّے اس باب میں مشہور ہیں کہ بہت دبدبہ ہیبت شوکت اور لشکر کے ساتھ آئے تھے آخر الامر فرمانبردار ہو کر گئے۔

انچاسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ پانی آگ اور شمشیر امام علیہ السلام کی ذات مبارک پر قادر نہ ہوتے تھے چنانچہ

میر ذوالنون کا آزمانا کہ شمشیر کھینچ کر جو آزمایا وہ مشہور ہے۔

پچاسواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب حضرت امیر امیراں پیر پیراں حضرت میراں علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبۃ اللہ کے طواف کے لئے آئے اُس وقت شاہنشاہ ولایت پناہ قبلہ گاہ نے شاہ نظامؓ سے دریافت فرمایا کہ تم اوّل مرتبہ کعبۃ اللہ کو آئے تھے کیا نشان دیکھے اور اب کیا کیفیت ہے۔ میاں شاہ نظامؓ نے عرض کیا کہ میرانجی اول بار کعبۃ اللہ کو بغیر مالک کے دیکھا تھا اور اب ہم مالک کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میاں شاہ نظامؓ کچھ دیکھتے ہو تو کہا ہاں میرانجی کعبۃ اللہ حضرت میراں علیہ السلام کے اطراف پھر رہا ہے اور کہتا ہے کہ پس بندگی کرو اس گھر کے پروردگار کی۔

اکاونواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز بندگی میاں شاہ دلاورؓ حضرت امام علیہ السلام کو وضو کروا رہے تھے اُس وقت عرض کئے کہ میرانجیؑ وضو کا ہر ایک قطرہ جو ریش مبارک سے ٹپکتا ہے کہتا ہے کہ یہ مہدی موعودؑ ہے اور یہ خلیفۃ اللہ ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں جس جگہ کہ بندہ پھرتا ہے تمام مخلوقات ذرّہ ذرّہ ندا کرتا ہے کہ ولیکن جس کسی کو اندرونی کان حق تعالیٰ نے دیا ہے وہ سنتا ہے جیسا کہ تمہارے لئے (اندرونی کان دیئے گئے ہیں)۔

باونواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام جمعہ کا غسل فرماتے تھے اور میاں شیخ بھیکؓ پانی ڈالتے تھے اور سنتے تھے ہر ایک قطرہ پانی کا جوتن سے ٹپکتا تھا کہتا تھا کہ ہم خدائے تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ ہم کو صاحب[1] الزماں کے جسم مبارک پر مشرف کیا۔

ترپن واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز امام علیہ السلام وضو فرماتے تھے۔ بی بی فاطمہؓ پانی ڈالتے تھے۔ اس وقت ایک چغد آکر بیٹھا اور آواز دیا بی بی فاطمہؓ نے عرض کی کہ میرانجیؑ خلق کہتی ہے کہ یہ جانور اگلے زمانے میں آدمی تھے۔ یہ بات کہتے ہی چغد زبانِ حال میں آیا اور کہا اے مہدی موعودؑ بی بی فاطمہؓ جو کچھ کہتی ہیں ایسا نہیں ہے ہم پہلے آدمی نہیں تھے۔ حضرت امام علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ بی بی فاطمہؓ چغد ایسا کہتا ہے۔

چوّن واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ راستہ میں حق کی محویت کی وجہ سے امام علیہ السلام کے پیچھے رہ گئے تھے کہ اس اثناء میں تمام صحابہؓ چلے گئے اور بندگیمیاںؓ نے بہت کچھ تلاش کیا لیکن گھاس اور درختوں کی کثرت کی وجہ سے ساتھیوں کو نہیں پایا دو رفیقوں کے ساتھ اس ویرانہ میں تین روز تک بھوکے اور حیران تھے یکا یک ایک مرد سفید

---

[1] صاحب الزماں لقب ہے امام محمد مہدی علیہ السلام کا ازغیاث (ملاحظہ ہو لغات کشوری)

ریش ایک موٹے بکرے کو ذبح کر کے پوست نکال کر بندگیمیاںؓ کے سامنے لاکر کہا کہ یہ تم کو خدائے تعالیٰ بھیجا ہے پس بندگیمیاںؓ نے دونوں رفیقوں کے ساتھ بکرے کو خرچ فرمایا اس کے بعد اسی مرد سفید ریش نے کہا کہ اس راستہ سے تمہارا قافلہ گیا ہے جب بندگیمیاںؓ اسی راستہ سے روانہ ہوئے تو یکا یک ایک آواز سنی کہ دونوں جانب سے جمادات اور نباتات سے آتی ہے کہ یہ مہدی موعودؑ ہے یہ اللہ کا خلیفہ ہے پس بندگیمیاںؓ محض اس آواز پر سیدھے اور بائیں جانب توجہ نہ کر کے امام علیہ السلام کے حضور پہنچے۔

پچپن واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام خراسان کی سلطنت میں تشریف لے گئے تمام ملک اور شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ ایک سید ہند سے آکر مہدیت کا دعویٰ کرتا ہے کہ میں مہدی موعود ہوں میری تصدیق تمام لوگوں پر فرض ہے۔ اس خبر کو سُن کر عہدہ دار تشدد پر آمادہ ہو کر اپنی فوج کو امام علیہ السلام کو لوٹنے اور تاراج کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام اپنے صحابہؓ کے ساتھ کامل استقامت سے بیٹھے ہوئے تھے صحابہؓ نے مقابلہ کی اجازت چاہی حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ رب العالمین کے فرمان کا تابع ہے کسی کی فکر اور اپنی فکر کا تابع نہیں۔ اگر تم میرے ساتھ ہو ہماری اتباع کرو۔ آخرالامر صحابہؓ نے حکم عالی کے موافق شمشیریں معہ سامان امام علیہ السلام کے حضور میں پیش کردیا پس عہدہ دار کے لوگ شمشیریں اور جو کچھ فقراء کی متاع تھی سب لے گئے اور ہر ایک کے سر پر کمان کے کونے رکھ کر گن لئے کہ ان سب اشخاص کو سویرے قید کریں گے اسی رات میں وہ عہدہ دار حضرت رسالت پناہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ دست مبارک میں نیزہ لئے ہوئے سینہ پر کھڑے ہوئے فرماتے ہیں کہ تو نے میرے فرزند مہدی موعودؑ سے بے ادبی کی وہ سب بے ادبی میری ذات سے کی ہے اور غضب میں آکر اس کے تخت کو زیروزبر فرما کر اس کو تخت کے نیچے ڈالدیا جب وہ عہدہ دار اس دہشت پر وحشت سے ہشیار ہوا تو خود کو واقعہ کے مطابق پایا رنج اور درد شکم ایسا تھا گویا کہ موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ لوگوں نے اس کو زمین سے اٹھایا اور جس قدر علاج کئے مرض میں کچھ افاقہ نہ پایا آخرالامر عہدہ دار نے کہا کہ یہ وہی ثمرہ ہے کہ گذشتہ روز بویا تھا اب حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں لے چلو کہ اس امیر کی بددعا کی تیر جاں گیر کے لئے اس کے ہاتھ کے بغیر کوئی تدبیر نہیں ممکن ہے کہ ہماری عاجزی کو دیکھ کر قصور معاف فرمائیں پس بصد عجز وزاری و بہزار ملامت وخواری حضرت امام علیہ السلام کے دروازے پر لاکر ڈالدیئے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ کوئی دوا نہیں جانتے۔ بندگی میاں نظامؓ نے عرض کیا اس ذات عالی صفات کو خدائے تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کیا ہے اس نادان پر بھی رحمت فرمائیں۔ اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام نے پانی کا پسخوردہ عنایت فرمایا جوں ہی پسخوردہ پیا اسی لحظہ تندرست ہو کر اٹھا قدم بوس ہوا تقصیر گذشتہ کی معافی چاہ کر عرض کیا کہ گذشتہ روز آقا کے خادموں کی جو چیز فوت ہوئی فرمائیں تا کہ تمام چیزیں

تلاش کر کے لائی جائیں۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری ملک سے کوئی چیز فوت نہیں ہوئی۔جو چیز کہ ہم کو چاہیئے وہ موجود ہے یعنے دوست کا ذکر اور اس کے وصال کی فکر پس اس عہدہ دار نے تصدیق کی اور تربیت ہو کر گیا۔

چھپن واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ دعویٰ مہدیت کے اظہار کے پہلے ہی جس شہر میں کہ امام علیہ السلام تشریف لے گئے اس شہر میں غیب سے آواز آتی کہ مہدی موعود آیا ہے۔شہر کے لوگ امام علیہ السلام کے صحابہؓ سے پوچھتے تھے کہ یہ مہدی موعود ہیں۔ایک روز میاں سید سلام اللہؒ نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میرانجیو! ہر شخص مجھ سے پوچھتا ہے کبھی امام علیہ السلام مجھ کو اس معنیٰ سے سرفراز نہیں فرماتے ہیں کہ آیا کوئی تمہاری ذات سے فاضل ہے۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ مہدی علیہ السلام سے فاضل ہے۔

ستاون واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ شاہ رکن مجذوبؒ کامل تھے انہوں نے امام مہدی موعود علیہ السلام کی مہدیت کی شہادت دی ہے۔چنانچہ منکروں کا معاملہ کے شاہ رکنؒ کے پاس بشارت کے لئے آئے تھے اور جواب شاہ مذکورؒ کا (جو منکروں کو دیا ہے) پوشیدہ نہیں ہے یہ معجزہ ظاہر ہے۔اس لئے کہ کاملین کی شہادت حجت باہرہ ہے مومنوں کے لئے۔

اٹھاونواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام ملامعین الدین کے گھر جو پیراں پٹن شہر کا استاد تھا تشریف لے جا کر سلام کہلائے تو ملا حیلہ کر کے دیوار پر سوار ہو کر کہلایا کہ ملا سوار ہو کر جنگل کی طرف گئے ہیں حضرت امام علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ ملا ایسے مرکب پر سوار ہوئے ہیں کہ ہرگز منزل کو نہیں پہنچیں گے یہ انبیاء کا معجزہ ہے کہ خدا کے فرمان سے غیب کی خبر دی ہے۔

انسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ خراسان کے راستہ میں چند منزل پانی نہ تھا صحابہؓ نے معلوم کیا کہ پانی نہیں ملتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے پانی سے بھرا ہوا ابر امام اولوالالبابؑ کے صحابہؓ کے سر پر ظاہر ہوا بارش ہوئی تمام جنگل کو پانی سے بھر دی ہر شخص اپنی خواہش کے موافق اس پانی سے سیراب ہوا یہاں تک کہ اور چند روز کا راستہ جو بغیر پانی کے تھا اسی طرح حق تعالیٰ کی عطا سے جس وقت کہ پانی کی ضرورت ہوتی بقدر حاجت بارش ہو کر تمام گڑھے بھر جاتے رہے یہاں تک کہ امام الابرار آبدار زمین پر پہنچے۔

ساٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جس منزل اور جس مقام پر کہ حضرت امام علیہ السلام قیام فرماتے تمام رات دائرہ کے اطراف قدرۃً تانبے کا حصار ہو جاتا حضرت امام علیہ السلام نے کسی کو اس معنی سے آگاہ نہیں فرمایا تھا ایک رات میں میاں

حیدر مہاجرؓ کا مرکب اپنی جگہ سے نکل کر چلا گیا۔میاں حیدرؓ اس کی تلاش میں جس طرف جانے کا رُخ کرتے راستہ نہیں پاتے تھے اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہو کر اپنا قصہ عرض کیا اور کہا کہ جس طرف جاتا ہوں حصار کے مانند پاتا ہوں امام علیہ السلام نے اسی روز واضح کر کے فرمایا کہ جس جگہ کہ ہم قیام کرتے ہیں خدائے تعالیٰ اس جماعت کے اطراف تمام رات تانبے کا حصار بنا دیتا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص رات میں صبح کاذب تک باہر جانے کا ارادہ نہ کرے۔

اکسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام جنگل کی طرف اور ندی کے کنارے طہارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے میاں سید سلام اللہؓ ہمراہ تھے۔آنحضرت علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا کہ میاں سید سلام اللہ تمہارے دل میں کیا گزرتا ہے میاں مذکورؓ نے عرض کیا میراںجی علماء کہتے ہیں علامات مہدیؑ کی وہ ہے جس جگہ سے کہ مہدی جائے (وہاں کے) پہاڑ سونا ہو جائیں۔زمین کے خزانے جوش کر کے باہر آ جائیں اور مہدی علیہ السلام اُن کو لوگوں کو عطا کرے۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم کو ان میں سے چاہیئے ۔انہوں نے کہا کہ میں ایسا سُنا ہوں نقل کرتا ہوں حضرت امام علیہ السلام طہارت سے فارغ ہو کر آئے فرمایا کہ دیکھو! ساتھ ہی کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑ سونے کے ہو گئے اور ندی کی ریت جواہر بن گئی۔حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ تم کو درکار ہے لے لو اور صحابہؓ کو بھی اطلاع کرو کہ جس کسی کو مال کی ضرورت ہے لیوے۔میاں سید سلام اللہؓ نے عرض کیا کہ مجھ کو کوئی چیز درکار نہیں اگر فرماتے ہیں تو صحابہؓ کو دکھانے کے لئے کچھ لیتا ہوں آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بار لو۔میاں سید سلام اللہؓ نے مٹھی بھر کر کپڑے میں باندھ لی اور یہ تمام ماجرا صحابہؓ کے روبرو بیان کر کے گرہ کھولا جواہر تھے جیسا کہ آنحضرت علیہ السلام کے معجزۂ مبارک سے صادر ہوا تھا۔ میاں سید سلام اللہؓ نے تمام مہاجرینؓ مردوں و عورتوں کو کہا کہ حضرت امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس کسی کو مال کی ضرورت ہو جا کر لے لے۔تمام صحابہؓ نے بیک زبان کہا کہ ہم کو ذات باری تعالیٰ کے بغیر کوئی چیز نہیں چاہیئے یہ حقیقت حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں پہنچائی گئی۔آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا جو شخص مال کا طالب ہو خدائے تعالیٰ کو نہ پہنچے اور جو شخص خدائے تعالیٰ کا طالب ہو مال نہ چاہے پس (جب طالبانِ خدا مال نہیں چاہتے ہیں تو) مہدیؑ مال زمین سے نکال کر کس کو دے۔علماء اصلی ماہیت سے محروم ہیں۔مال زمین سے نکال کر لوگوں کو دینا اور گمراہ کرنا دجال کی صفت ہے۔حدیث کی مراد وہ ہے کہ مہدیؑ ولایت مقیدہ محمدیؐ کو آشکار کرے اور جو معانی قرآن حضرت رسول ﷺ کے حضور میں نہ ہوئے بیان کرے اور خدا کی راہ بے گمان پہنچی ہوئی چیز کی سویت کرے تا کہ طالبانِ خدائے تعالیٰ اس سے مدد پائیں۔

باسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام نے ٹھٹھ کے راستہ میں قیام فرمایا تھا صحابہؓ اپنی سواری کے جانوروں کو

باندھنا بھول گئے لہٰذا جانور کسی کی زراعت میں چلے گئے صاحب زراعت نے حاکم کے روبرو فریاد کی حاکم نے آنحضرت علیہ السلام کے پاس آ کر کہا کہ مہدی موعود علیہ السلام کی صفت وہ ہے کہ باگ بکری ایک جگہ رہیں اور ایک دوسرے پر غلبہ نہ کریں حالانکہ تمہاری سواری کے جانور میری زراعت کی رغبت کرتے ہیں۔ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تحقیق کرو جو کچھ جانوروں نے کھایا ہے اس کا معاوضہ ہم سے لو۔ حاکم نے اپنے لوگوں کو بھیج کر دریافت کروایا جانور کچھ بھی نہیں کھائے تھے گویا کہ ان کے منھ کو کسی نے باندھ دیا ہے حاکم یہ خبر سُن کر تعجب کر کے خود جا کر تحقیق کیا جب یہ صورت بچشم خود دیکھ لیا تو خود امام علیہ السلام کی تصدیق کیا اور وہاں کے اکثر لوگوں نے بھی تصدیق کر لی۔

ترسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فرمان سے ٹھٹھ سے خراسان کی طرف روانہ ہوئے ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں دو راستے ہو گئے تھے امن کا راستہ تین روز کی چکر کا تھا اور دوسرا نزدیک اور سیدھا تھا لیکن شیروں اور سانپوں سے خراب ہو گیا تھا۔ کوئی شخص اس خراب راستہ سے نہیں جاتا تھا صحابہؓ نے دونوں راستوں کی ماہیت ولایت پناہ علیہ السلام کے روبرو عرض کی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تمہارا حافظ ہے سیدھے راستہ سے جاؤ۔ چونکہ سانپوں کی جگہ رات میں قیام کئے تھے سویرے بعضے صحابہؓ طہارت کا قصد کر کے اٹھے کیا دیکھتے ہیں کہ حصار کی طرح کوئی چیز حلقہ کی ہوئی ہے حضرت امام علیہ السلام کو اس کی خبر دی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بڑا سانپ اس سانپ کی نسل سے ہے جو غار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ کے لئے متوجہ ہوا تھا حق تعالیٰ نے اس سانپ سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل سے ایک کو ہم مہدی موعودؑ کا مشاہدہ کروائیں گے اس منشاء سے یہ سانپ متوجہ ہوا ہے چاہیئے کہ کوئی شخص اس کے راستہ میں حائل نہ ہو ایسا نہو کہ اس سے کسی کو زخم پہنچے جس طرح سے کہ ابا بکر صدیقؓ کو زخم پہنچا تھا جب حضرت امام علیہ السلام نے اس سانپ کے نزدیک آ کر اس کو اپنا دیدار دکھایا اور اپنے دہن مبارک کا لعاب اس کی طرف ڈالا تو سانپ دہن مبارک کے لعاب کو زمین سے اٹھا لیا کلمہ زمین پر رکھ کر چلا گیا حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ سانپ مسلمان ہو کر گیا۔

چوسٹھوا معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام عصر اور مغرب کے درمیان قرآن کا بیان فرماتے تھے۔ جنّات راستہ سے جاتے تھے جب قرآن کا بیان سنے کھڑے ہو کر سماعت کئے جس وقت حضرت امام علیہ السلام بیان سے فارغ ہوئے تو تمام مجمع آ کر ملاقات کر کے تصدیق کیا اور تربیت ہو کر گئے اور اپنی قوم میں خبر پہنچائی بہت سے جن آ کر آنحضرت علیہ السلام کی تابعداری اختیار کر کے تصدیق کر کے گئے یہ ہو گیا معجزۂ ظاہرہ نبی ﷺ کے معجزہ کی طرح۔

پینسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ شہر فرح میں حبیب ذوالجلال امام علیہ السلام نے وصال کے قریب جامع مسجد میں

نماز جمعہ کی ادائی کے بعد علماء وصلحا کے مجمع میں بلند آواز سے وتر کی نیت فرمائی اس مجمع میں ایک بڑے عالم نے کہا کہ اگر یہ سید مہدی موعودؑ ہے تو دوسرے جمعہ کو نہیں آئے گا کیونکہ میں حدیث میں دیکھا ہوں کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے بھی اسی طرح وتر ادا فرمائی اور جمعہ آنے سے پہلے اس عالم سے رحلت فرمائی۔ آخرالامر امام علیہ السلام کا وصال دوسرا جمعہ آنے سے پہلے اسی ہفتہ میں ہوا ہے۔ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔ امام علیہ السلام کی تصدیق کرنے والوں پر۔

چھسٹواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ حبیب ذوالجلال امام علیہ السلام کے وصال کے بعد اہل فرح اور رچ کے درمیان جو امام علیہ السلام کی تصدیق کرنے والے تھے ہر ایک اپنی زمین پر آنحضرت علیہ السلام کو رکھنے کے لئے خصومت پیدا ہوئی۔ بندگی میراں سید محمودؓ اور بندگیمیاں سید خوندمیرؓ نے کہا کہ آنحضرت علیہ السلام کی ذات کی نسبت اور آپؑ کی وراثت ہم کو پہنچتی ہے تم کو اس سے کیا کام جس جگہ رکھنے کے لئے آنحضرت علیہ السلام کی اجازت ہوگی ہم اسی جگہ روضۂ مبارک بنائیں گے۔ آخرالامر آنحضرت علیہ السلام کا جنازہ فرح ورچ کے درمیان ٹھیر گیا۔ کچھ بھی آگے اور پیچھے نہوا۔ اس معاملہ کی بناء پر تمام صحابہؓ نے کہا کہ آنحضرت علیہ السلام کی رضامندی اسی جگہ سے ہے لہٰذا آنحضرت علیہ السلام روضۂ مبارک اسی جگہ بنائے۔ یہ معجزۂ ظاہرہ ہے امام علیہ السلام کی تصدیق کرنے والوں کے لئے۔

سینسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ مقام جالور میں بیان کے وقت امام علیہ السلام کے روبرو ایک شخص آکر اپنے مروارید کے متعلق جو گم ہوگئے تھے پوچھا کہ کہاں ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جل جائیں تمہارے مروارید جو کچھ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے سنو۔ آخرالامر وہ شخص گھر میں جاکر کیا دیکھتا ہے کہ مروارید دوسری متاع کے ساتھ جو زمین کے گنج خانہ میں رکھا تھا سب کے سب جل گئے۔

اڑسٹھواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت علیہ السلام عورتوں کے درمیان پردہ باندھ کر بیان فرماتے تھے آپ نے یہ دوہرہ پڑھا۔

اس اثناء میں ایک بی بی نئی (حال میں) ترک دنیا کی ہوئی آئی تھیں پردہ ہٹا کر امام علیہ السلام کے حضور میں عرض کیں کہ میرا نجی میں سہاگن بن کر آئی ہوں خدا کا دیدار چاہتی ہوں اس وقت آنحضرت علیہ السلام کے نزدیک ایک باندی کھڑی تھی آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ بی بی شوخی چھوڑ و خدائے تعالیٰ اس باندی کو (اپنا دیدار) دیتا ہے وہ باندی اسی وقت بیہوش ہوکر زمین پر گری تھوڑی دیر تک اس کو حق کا جذبہ رہا۔

انہترواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز فرح میں بندگی ملک معروفؓ جو صحابہؓ کرام سے تھے بندگیمیاں نظام

غالبؒ کو کہا کہ آپ کچھ پڑھنا جانتے ہو؟ میاں نظامؒ نے کہا ہاں تھوڑا تھوڑا پڑھنا جانتا ہوں اس کے بعد ملک معروفؒ نے فرمایا کہ اگر ذکر کے بعد ہم کچھ تھوڑا تھوڑا علم بھی دیکھیں میاں نظامؒ نے فرمایا بہتر ہوگا۔ ملک معروفؒ نے کہا کہ میں جو کام کرتا ہوں حضرت امام علیہ السلام کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا ہوں چلو اجازت لے لیں دونوں صحابہؓ کرامؓ اس نیت سے حضرت امام علیہ السلام کے حضور پہنچے جوں ہی نظر کے سامنے ہوئے آنحضرت علیہ السلام نے ان سے دریافت کئے بغیر یہ رباعی زبانِ مبارک سے پڑھی۔

ایسا علم طلب کر جو تیرے ساتھ رہے
وہ دم جو تجھ کو تجھ سے رہائی دے
جب تک تو علم فریضہ نہیں پڑھیگا
تحقیق حق کے صفات کو تو نہیں جانے گا

فرمایا کہ جو کچھ بندہ کہتا ہے عمل کرو تا کہ بینا ہو

سترواں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے قرآن کے بیان کے وقت میاں مخدومؒ اور میاں عزیز اللہؒ کے حق میں فرمایا کہ دونوں کو ابراہیم خلیل اللہ صلوٰت اللہ علیہ کا مقام (منجانب اللہ) دیا گیا ہے۔ اگر زندگی ہوتی تو آگے بڑھتے ولیکن یہ دونوں سفر کرتے ہیں چونکہ دعوت (کی ساعت) سے فارغ ہوئے وہ دونوں برادر ہر ایک سے دست بوسی کر کے رُخصت ہوئے۔ ایک برادر کی رحلت تین دن کے بعد ہوئی اور دوسرے برادر نے نو روز کے بعد وفات پائی سبحان اللہ امام علیہ السلام جو کچھ فرماتے بلا توقف واقع ہوتا۔

اکہترواں معجزہ:۔ وہ ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حق کی تاثیر ہلال کے مانند ہے کہ ہر روز زیادہ ہوتا ہے باطل کی تاثیر چودھویں رات کے چاند کے مانند ہے کہ ہر روز گھٹتا ہے یہاں تک کہ غائب ہو جاتا ہے جیسا کہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا اسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر تا کہ اس کو غالب کرے ہر دین پر اگر چہ کہ بُرا لگے مشرکوں کو۔ امام الاولین والآخرین نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا (اس لئے کہ آپ نے) جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا حق تعالیٰ نے حق کو بڑھایا۔ چنانچہ یہ بات پوشیدہ نہیں۔

بہترواں معجزہ:۔ وہ ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کے بعد قیامت تک مہدیؑ کا فیض رہیگا امام الاولین والآخرین علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا چنانچہ یہ بات ارباب یقین پر ظاہر ہے۔

تہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کے وقت میں ایک شخص کا لڑکا خدائے تعالیٰ کی راہ میں آنحضرت علیہ السلام کے حضور میں آیا اس لڑکے کی ماں سینہ پر ہاتھ مارتی تھی اور کہتی تھی کہ آہ مہدی واہ مہدی۔ آنحضرت علیہ السلام کے حضور میں عرض کئے کہ ایسی دیوانگی کرتی ہے تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک اسی طرح (خدا کی راہ میں آنے والے یعنی ترکِ دُنیا کرنے والے) مہدوی ہوں گے کہ ہر گھر میں سینہ پر ہاتھ ماریں گے امام علیہ السلام نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ ہر روز بہت سے لوگ دُنیا اور ابنائے دنیا سے بھاگنے والے امام علیہ السلام کے فرمان کے موافق پائے جاتے ہیں۔

چوہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے نقل ہے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد قیامت تک مہدویاں (ہدایت یافتہ) ہوں گے۔ امام اولوالالباب علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا سچ فرمایا چنانچہ صاحبان عقل پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔

پچہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ اور صحابہ مصطفیٰ ﷺ کے بعد بعضے اولیاء اللہ مثلاً بایزید بسطامی سلطان ابراہیم ادہم، شیخ جنید اور شیخ شبلی رحمتہ اللہ علیہم ہوئے اسی طرح مہدی علیہ السلام اور صحابہ مہدی علیہ السلام کے بعد اولیاء اللہ ہوں گے پس مخبر صادق جو کچھ فرمایا سچ فرمایا اس لئے کہ جیسا کہ فرمایا تھا اسی طرح مہدیوں میں پائے گئے کہ بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کی خدمت میں بندگیمیاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ اور بندگیمیاں سید محمود سید نجی خاتم المرشدؒ ہوئے۔

چھہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام نے مقام فرح میں فرمایا تھا کہ اپنے اصحابؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی علیہ السلام اور اس کی قوم (صحابہؓ) کے لئے کسی جگہ مقام اور مسکن نہیں ہے پس امام علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آمنا وصدقنا۔

ستہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک کافرہ عورت حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں آکر پسخوردہ طلب کی کہ زچگی کے درد سے بہت عاجز ہوگئی تھی چونکہ درد کے لئے آنحضرت علیہ السلام کا پسخوردہ پی تھی اسی وقت صحت پائی چند روز کے بعد قضاء الٰہی سے مرگئی مشرکوں نے اس عورت کو جلانے کے لئے بہت ارادہ کیا نہیں جلا سکے آخر عاجز ہو کر دفن کیا۔ سبحان اللہ آنحضرت علیہ السلام کے پسخوردہ کی تاثیر ایسی ہی تھی اور یہ نبی ﷺ کے خصائص سے ہے۔

اٹہتر واں معجزہ:۔ وہ ہے نیز نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کے ہمراہ ایک کتا تھا۔ ایک روز اس کتے کو سانپ

کاٹا تھا۔ کتا زبان کھینچا ہوا حضرت امام علیہ السلام کے حضور آیا۔ آنحضرت علیہ السلام نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ میرانجی اس کو سانپ کاٹا ہے۔ حضرت علیہ السلام نے کتے کی زبان پر اپنے دہن مبارک کا لعاب ڈالا اسی وقت سانپ کا زہر دفع ہو گیا اور ایک بار اسی کتے کو سانپ کاٹا تھا سکرات کی حالت میں پڑا ہوا تھا امام علیہ السلام کو اطلاع کئے آنحضرت علیہ السلام نے اس کتے کے پاس مہربانی سے تشریف لیجا کر پانی کا پسخوردہ اپنے ہاتھ سے کتے کے منھ میں ڈالا جو ں ہی پسخوردہ کا قطرہ اس کے حلق میں گیا اسی وقت کھڑا ہو گیا۔

انیاسی معجزہ:۔ وہ ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ یکا یک ایک آسیب زدہ جوان کو لائے حضرت علیہ السلام نے اس کو خوش طبعی کی بات جیسی کہ آپکی طبیعت تھی فرمائی کہ تم کن لوگوں سے ہو اس آسیب زدہ نے باتیں کیں کہ میں جنوں کا شاہزادہ ہوں اس کے بعد امام علیہ السلام نے پسخوردہ دیا اسی وقت نعرہ مارا اور کہا کہ اے خداوند اور پسخوردہ دیجئے جب پسخوردہ اول رگوں میں پہنچا تو اسلام لائے اس کے بعد دوسرے بار بھی پسخوردہ طلب کیا آنحضرت علیہ السلام نے بھی مکرر پسخوردہ عنایت فرمایا اس کے بعد وہ آسیب زدہ کلمہ پڑھا بہت عاجزی کے ساتھ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ ہو گیا۔

معجزہ اسّی:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ جب امام علیہ السلام اپنے کامل حُسن و تجمل کے ساتھ سوار ہو کر شہر کے قریب پہنچے وہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا اس نے امام علیہ السلام کے صحابہؓ سے کہا کہ تم سوداگر ہو کچہری کا محصول ادا کر و اس کے بعد ایک بار حضرت امام علیہ السلام کے حضور میں عرض کئے کہ یہ شخص ایسا کہتا ہے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اُس شخص کو بلواؤ تا کہ کوئی چیز اُس کے حصّے کی اُس کو دی جائے وہ شخص روتا ہوا آیا حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا نہ ہم لونگ سپیاری لادتے ہیں اور نہ بڑے ہڑلے ہم تو خدا کا کلام لادتے ہیں۔ پھر اس کا محصول کیسے اس مرد نے جب یہ بات سُنی اپنے حصّے کی چیز کو پہنچ کر مست اور جاذب ہوا ہاتھ پر ہاتھ مارتا تھا اور یہی بات کہتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ اپنے خیال پر رہو وہ شخص آنحضرت کا روئے مبارک دیکھتا تھا اور رقص کرتا ہوا ہمراہ ہو گیا۔

معجزہ اکیاسی:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کی ذات مبارک کی کوئی چیز دُنیا میں نہ رہی جیسا کہ رسول ﷺ کی ذات مبارک کی کوئی چیز نہ رہی۔ چنانچہ امام علیہ السلام کے دندان مبارک بی بی الہداتیؓ (امامؑ کی زوجہ) رکھی تھیں کیا دیکھتی ہیں صندوق میں کچھ نہیں ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کا نور ہے ہرگز خدا سے جدا نہ رہے گا۔ ایسا ہی ہوا۔

معجزہ بیاسی:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے۔ میاں سید امین محمدؓ سے کہ جب مہدی موعود علیہ السلام کو ہر وقت کہ کھڑا

ہوا دیکھا ہوں امام علیہ السلام کے دونوں ہاتھ امام علیہ السلام کے گھٹنوں تک پہنچتے تھے رسول ﷺ کے حلیہ کے باب میں کتابوں آنحضرت ﷺ کے ہاتھوں کی صفت اسی طرح لکھی ہے۔

معجزہ تریاسی:۔ وہ ہے کہ جب امام علیہ السلام نے دکن کی طرف ارادہ فرمایا راستہ کے درمیان ایک مقام آیا کہ اس مقام میں ساٹھ چور تھے جب ان چوروں کی نظر امامؑ مہدیؑ کے لشکر پر پڑی چاہا کہ بے ادبی کریں کسی نے حضرت امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ چوروں نے ہمارا راستہ روکدیا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ رہو (خدا کے ذکر میں رہو) اور راستہ چلو پس خود گھوڑے سے اتر کر شمشیر اور سپر ہاتھ میں لئے ہوئے اپنے لشکر کے روبرو پیدل روانہ ہوئے اور لشکر کو اپنے پیچھے کردیا امام علیہ السلام کے ہمراہ ستر صحابہؓ تھے جوں ہی امام علیہ السلام کی نظر چوروں پر پڑی سب کے سب بھاگ گئے۔ دوسرے روز ایک صحابی جو امام علیہ السلام کے لشکر کے پیچھے رہ گئے تھے یکایک ان چوروں کے درمیان پہنچے تو ان کو بہت جھڑک کر کہا کہ اس قافلہ کا سردار جو تھا اس کے پیچھے کئی سو ہاتھی اور آہن پوش سپاہی تھے اور ایک بزرگ اس قافلہ کے سامنے تھا اس صحابی مذکور نے امام علیہ السلام کے حضور میں چوروں کے قول کو عرض کیا حضرت امام علیہ السلام نے اس ماجرے کو سُن کر فرمایا کہ خدا کے ساتھ رہو اس میں بندہ کی کوئی بزرگی نہیں۔

معجزہ چوریاسی:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام کے سر مبارک پر ہمیشہ ابر سایہ کرتا۔

معجزہ پچیاسی:۔ وہ ہے کہ فرشتہ ہمیشہ ندا کرتا تھا کہ یہ مہدی موعود خلیفۃ اللہ ہے۔

معجزہ چھیاسی:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام ہر ایک ذرّہ کو ذرّوں سے اٹھا کر اپنے دستِ مبارک میں رکھتے تو وہ ذرہ تسبیح کرتا تھا۔

معجزہ ستیاسی:۔ وہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام جہاز میں بیٹھے تو تین روز تک اہل جہاز کی فتوح قبول فرمائی اس کے بعد قبول نہیں فرمائی خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔ یکایک ایک کشتی آئی اور چند آدمیوں نے کشتی سے اتر کر پوچھا کہ متوکل لوگ اس جہاز میں کہاں ہیں۔ اہل جہاز نے حضرت امام علیہ السلام کو دکھایا تو انہوں نے حضرت علیہ السلام کے پاس جاکر عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ نے بھیجا ہے لیجئے حضرت علیہ السلام نے صحابہؓ کو فرمایا کہ لے لو حلال طیب ہے اس میں کچھ کھجور چاول گھی مچھلی نمک لکڑی دیگ میٹھا پانی اور چند مہرے سونے کے تھے دیکر چلے گئے۔

معجزہ اٹھاسی:۔ وہ ہے کہ امام علیہ السلام جس کسی پر نظر مبارک فرماتے اس کو حق کا جذبہ ہوتا کرات ومرات

آنحضرت علیہ السلام فرماتے تھے کہ بندہ کی ایک نظر بہتر ہے ہزار سالہ مقبولہ عبادت سے۔

معجزہ نواسی:۔ وہ ہے کہ قصہ میاں حاجی مالیؓ کا کہ خدائے تعالیٰ کے دیدار کے طالب تھے اس ذات پیغمبر صفات سے ملاقات کرنے کے بعد اسی وقت خدا تک پہنچاتے اور حق کے دیدار سے مشرف فرماتے قاصد کو مقصود تک اور طالب کو مطلوب تک دارِ دُنیا میں پہنچاتے یہ معجزۂ عظیم ہے۔

معجزہ نو دواں:۔ وہ ہے کہ حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام دیو بندر کے علاقہ میں پہنچے تو وہاں چند روز قیام فرمایا اس مقام میں ایک شراب خور کا قصہ مشہور ہے کہ امام علیہ السلام کی ملاقات کے لئے آیا تھا۔ حضرت نے اپنی روش کے موافق جو کچھ شراب کی نہی کے باب میں تھا بیان فرمایا آخر القصہ اس وقت ایک صحابیؓ نے حضرت امام علیہ السلام کے نزدیک جا کر حضرت علیہ السلام کے کان میں اہستہ سے معلوم کیا کہ یہ جوان شراب خوار ہے اور کہتا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام منع فرمائیں گے تو نہیں پیوں گا۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تبلیغ ہے کرتا ہوں کوئی شخص باز آئے یا نہ آئے اور وہ جوان یہی کہتا تھا کہ اگر حضرت امام علیہ السلام زبان مبارک سے منع فرمائیں تو نہیں پیوں گا۔ ایک روز شراب کا برتن کہ جس کے سر پر مہر لگی ہوئی تھی کھول کر کیا دیکھتا ہے کہ اُس برتن میں مرا ہوا چوہا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے دوسری بار شراب کا برتن کھولنے کے وقت پارہ پارہ ہو گیا آخرش بہرحال تیسرے بار شراب پینے پر مستعد ہو کر اسی برتن میں سے تھوڑی پی لیا اسی وقت پیٹ کا درد اور پائخانے شروع ہوئے اور قے ایسی ہوئی کہ جان کندنی کی نوبت پہنچی شراب کی بو سے بیزار ہوا کیونکہ ناک سے شراب کی بو آنے لگی اس کے بعد حضرت امام علیہ السلام نے اس کی غریبانہ زاری کے سبب سے اس کے سرہانے کھڑے ہو کر فرمایا کہ خدا کی درگاہ میں سرکشی نہیں کرنی چاہیئے پس پسخوردہ کر کے عنایت فرمایا اسی وقت صحت ہوگئی۔

معجزہ اکیانو:۔ وہ ہے نقل ہے کہ میاں یوسف سہیتؓ کے دروازہ پر ایک مجذوب چند سال ٹھہر کر ایک روز یکا یک بغیر اطلاع کے مہدی موعود علیہ السلام پیدا ہوا کی ندا کر کے غائب ہوا آخر الامر جب بندگیمیاں یوسفؓ نے حضرت امام علیہ السلام سے ملاقات کی مجذوب کی اس ندا کے تعلق سے دِل میں متلاشی تھے حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں یوسف کیا اندیشہ کرتے ہو میاں یوسفؓ نے مجذوب کی ندا اور اس ندا کی ساعت اور اس کا دِن مہینہ اور سال کا نوشتہ جو انہوں نے رکھا تھا (اس کے متعلق) عرض کیا کہ وہ نوشتہ کہاں رکھا ہے بھول گیا ہوں اس وقت حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ جاؤ اور تمہارے کتب خانہ کے فلاں محراب میں فلاں کتاب کے فلاں ورق میں وہ رقعہ ہے دیکھو آخر الامر میاں یوسفؓ نے وہ رقعہ امام علیہ السلام کے فرمان کے موافق پایا جب امام علیہ السلام کی ولادت کی ساعت روز ماہ اور سال کا مقابلہ (اس رقعہ) سے کئے تو اس

ساعت روز ماہ اور سال میں کوئی فرق نہ تھا القصہ میاں یوسف سہیتؒ نے امام علیہ السلام کی مہر ولایت دیکھ کر امام علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کی۔

معجزہ بیانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے سیداخی سے انہوں نے پیر محمد وعظ سے اور انہوں نے شیخ محمد کے روبرو حکایت کی کہ اتنی مدت تک حضرت امام علیہ السلام کی صحبت میں رہا ایک روز امام علیہ السلام نے پوچھا کہ پیر محمد کیا حال ہے میں نے کہا بہت ذکر کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ شوق حاصل کروں ولیکن کوئی زیادتی نہیں ہوتی اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا آ ہمارے نزدیک بیٹھ اور جیسا کہ میں ذکر کرتا ہوں تو بھی ویسا ہی ذکر کر اور (اس وقت) امام علیہ السلام کے گھٹنے اور بندے کے گھٹنے متصل تھے امام علیہ السلام کے چہرہ کو دیکھ کر ذکر شروع کیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ امام علیہ السلام کے دونوں آنکھوں سے نور جاری ہوکر بندہ کے گھٹنوں پر بہہ رہا ہے ایسا معاملہ ہوا کہ ہم جانتے ہیں اور خدا جانتا ہے۔

معجزہ تریانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ ایک روز حضرت امام علیہ السلام نے قرآن کی آیت کا بیان فرمایا ایسی وجہ کسی نے نہیں سُنا تھا ایک عالم بیٹھا ہوا تھا اُس نے غصّہ میں آکر پوچھا یہ اس طرح کا معنی، کہاں سے فرماتے ہو تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی طرف سے پس اس عالم نے غصّہ میں آکر اگرچہ کہ یہی معنی بہتر ہیں لیکن تفسیر میں بھی ہوں تو بہتر ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں کونسی تفسیر ہے اس نے بعضے تفسیروں کا نام کہا اس کے بعد حضرت علیہ السلام نے فرمایا فلاں تفسیر لاؤ مُلّا نے کہا کہ کہ اس تفسیر کو میں نے کئی بار دیکھا ہے اس میں یہ وجہ نہیں پائی حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک بار اس تفسیر کو یہاں تک تو لاؤ اس کے بعد اس عالم نے اپنے گھر جا کر اس تفسیر کو کھول کر ایک ایک ورق الٹا کر دیکھا کسی جگہ (وجہ مذکور) نہ پائی تفسیر لا کر امام علیہ السلام کے روبرو رکھا امام علیہ السلام نے تفسیر کے حاشیہ پر جو بالکل سفید تھا اشارہ فرما کر فرمایا کہ دیکھ کیا لکھا ہوا ہے وہ عالم کیا دیکھتا ہے کہ جو کچھ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا وہی لکھا ہوا ہے۔ اس عالم نے اس صورت سے حیران ہوکر قدم مبارک پر پڑ کر کہا کہ یہ مہدی علیہ السلام کی عظمت سے لکھا ہوا ہے اور اسی نوشتہ کو دیکھ کر قبول کیا۔

معجزہ چوریانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے خوب جیو سے کہ ان کو تفرقہ ہوا ایسا ظاہر ہوا کہ خدا کی وحدانیت میں شک پیدا ہوگیا ہے چنانچہ امام علیہ السلام کے حضور میں زاری کے ساتھ حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے خداوند! ہم کو شرک ایسا روک دیا ہے کہ ذکر نہیں کرسکتا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ آپس اس وقت ایسا نظر آیا کہ امام علیہ السلام کا ہاتھ ہمارے دِل کو چیر کر ہمارے دِل کو جو بھرا ہوا تھا اپنے ہاتھ سے سیدھا کر دیا اسی وقت میں ہشیار ہوا اور معلوم کیا کہ تمام شرک دِل سے دور

ہوگیا ہے اس باب میں ایک عارف نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:

اے حاذق اور ہادی تو ہے
ہادیوں کا سردار مہدیؑ تو ہے
اگر میں تجھ کو مہدیؑ نہ کہوں
مشرک ہوجاؤں گا کیونکہ خدائے واحد کے دیدار کا شاہد تو ہے

معجزہ پچیانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام قصبہ جیسلمیر پہنچے اور وہاں قیام فرمایا یکا یک ایک صحابیؓ نے آکر عرض کیا کہ ہمارا جانور مرجاتا ہے کیا حکم ہوتا ہے امام علیہ السلام نے توجہ الی اللہ فرما کر فرمایا کہ ذبح کرو اگر کافراں غلبہ کریں گے تو معجزہ ظاہر ہوگا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ایسا ہی تھا جس وقت کافراں روئے مبارک دیکھتے تھے بھاگتے تھے یا اطاعت قبول کرتے تھے حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؑ! ہم نے تجھ کو خاتم ولایت محمدی کیا ہے اور یہی (آنحضرت ﷺ کا معجزہ تجھ کو) دیا ہے اس کے بعد میاں عبدالمجیدؓ نے اسی وقت اونٹ سے اتر کر ذبح کیا اور سب صحابہؓ گوشت کاٹنے لگے یہ خبر راجہ کو پہنچی اسی وقت اپنا لشکر جمع کرکے آیا اس کی نظر یک بیک حضرت امام علیہ السلام پر پڑی گھوڑے سے اُتر کر اپنا سر حضرت امام علیہ السلام کے قدم مبارک پر رکھ کر کہتا تھا کہ گائے کا مالک گائے کو مارا ہے ہم کیا کر سکتے ہیں۔

معجزہ چھیانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے کہ حضرت حبیب ذوالجلا امام علیہ السلام کی ہمراہی چنانچہ یہ بات خاص و عام پر مخفی نہیں ایک کتا اختیار کیا تھا اس کا نام بھائی یکہ تھا ہمیشہ ہر جگہ کہ آنحضرت علیہ السلام قیام فرماتے تھے وہ بھی قیام کرتا۔ پانچ وقت مؤذن کی طرح مؤذن سے پہلے اذاں دیتا یہاں تک کہ اس کتے کی آواز پر موذن نیند سے ہشیار ہوجاتا اور فجر کی نماز کے بعد سے نو بجے تک دوزانو بیٹھ کر ذکر خفی کرتا تھا اور عصر کی نماز کے بعد سے عشاء کی نماز تک اسی طرح ذکر کرتا تھا۔ ان اوقات مشرفہ میں پکارتا نہ تھا۔ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھتا تھا اور بہت سے لوگوں نے اس کتے کو آزمانے کے لئے اُن اوقات میں (ذکر کے اوقات میں) اس کے سامنے کوئی چیز کھانے کی رکھی ہرگز نہ کھاتا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک سویت مقرر کرکے ایک صحابیؓ کے حوالے فرمایا بعضے صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کتے کیا کیا حال ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ کتا اصحاب کہف کے کتے [1] کا رفیق ہوگا۔ یہ معجزہ عظیم ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی نظر مبارک اور

صحبت کی تاثیر جانوروں میں ایسا اثر کرنے والی تھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تحقیق کہ اصحابِ کہف اور رقیم تھے ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے۔

معجزہ ستیانو:۔ وہ ہے کہ بندگی میاں لاڈؓ کے افیون کھانے کا قصہ اور ترک کروانا حضرت امام علیہ السلام کا اور پسخوردہ کا پانی دینا اوران کو کوئی تکلیف نہونا اور فربہ وتندرست ہونا مشہور ہے کہ یہ معجزۂ بزرگ ہے منصف عاقل کے لئے۔

معجزۂ اٹھیانو:۔ وہ ہے روایت کی گئی ہے قاضی بڈھن سے جس وقت امام علیہ السلام تاج خاں کی مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اس وقت قاضی مذکور سلیمان خاں المخاطب اسلام خاں کے شاگرد تھے چونکہ قاضی مذکور شہر محمود آباد سے نکل کر احمد آباد میں اسلام خاں کے پاس رخصت ہونے کے لئے گئے۔ اسلام خاں نے کہا کہ میراں سید محمد احمد آباد میں تاج خاں کی مسجد میں مقیم ہیں تم اوّل آنخضرت علیہ السلام کی ملاقات مبارکہ سے مشرف ہو اور اس کمینہ کا سلام عرض کرومن بعد جو جگہ اچھی معلوم ہو وہاں جاؤ۔ اسلام خاں کے کہنے پر قاضی صاحب بوقت زوال مسجد کے دروازے کے پاس پہنچ کر وہیں ٹھہر گئے ادباً حضرت امام علیہ السلام کو اطلاع نہیں کی۔ ظہر کی نماز کے وقت تک ملاقات کا انتظار کرنے والے تھے کہ یکایک اس

حاشیہ صفحہ۲۷ کا

ا حضرت سعدی علیہ الرحمتہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

سگ اصحاب کہف روزی چند پی نیکاں گرفت مردم شد

(ترجمہ) اصحاب کہف کے کتے نے چند روز نیکوں کی صحبت اختیار کی آدمی بنا

۲۔ اَمْ حَسِبْتَ. ایسا نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں کہ کیا گمان کرتے ہو تم اِنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيم. یہ کہ اصحاب کہف ورقیم کہ تین سو نو برس سوتے رہے کا نوا تھے مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ہماری قدرت کی آیتوں میں سے عجیب چیز یعنی زمین آسمان پیدا کرنے میں ہماری قدرت کی جونشانیاں ہیں اون میں۔ ان کا قصہ ایسا کچھ عجیب وغیر نہیں کہف سے وہ غار جیرم نام مراد ہے جو بتا خلوس پہاڑ میں ہے اور یہ پہاڑ شہر افسوس کے حوالی میں ہے اور یہ شہر دقیانوس کا دارالسلطنت تھا اور رقیم ایک گاؤں کا نام ہے یا ایک میدان کا کہ وہیں بتا خلوس پہاڑ میں ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک تختی سیسی کی تھی یا ایک پتھر کہ اصحاب کہف کے نام اُس میں کھود کے غار کے منہ پر لٹکائے تھے ایک حدیث مرفوع میں ہے کہ اصحاب رقیم تین آدمی تھے کہ (مینہ) کے خوف سے پہاڑ کے ایک غار میں انہوں نے پناہ لی تھی اور پتھر کا ایک ٹکڑا غار کے مُنہ پر پھٹ پڑا تھا اور وہ تینوں آدمی غار میں بند ہوگئے تھے ہر ایک نے ایک نیک کام کو اپنا وسیلہ کیا کہ یا اللہ اس کی برکت سے ہمیں نجات دے۔ جیسے مزدور کی پوری مزدوری دینا خواہش نفسانی کی مخالفت کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنا۔ جب ایسے کاموں کے وسیلہ سے انہوں نے نجات مانگی حق تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ (باقی صفحہ آئندہ پر)

وقت ایک شخص نے شیخ کے لباس میں خدائے تعالیٰ کے فرمان سے آ کر قاضی سے دریافت کیا کہ میں چاہتا ہوں امام علیہ السلام کو باہر بلا کر کچھ چشمِ سر کی بینائی کا سوال کروں۔ قاضی نے کہا کہ یہ خیال چھوڑ دو کوئی شخص اس طور پر کوئی بات نہیں کر سکا جو شخص اُن کو (امامؑ کو) دیکھتا ہے اُن کا مطیع اور تابعدار ہو جاتا ہے اگر ملاقات چاہتے ہو تو ظہر کی نماز کے وقت تک باہر آئیں گے قدمبوس ہو شیخ نے کہا کہ ہم جلد جانا چاہتے ہیں۔ قاضی اور شیخ اس گفت وشنید میں تھے کہ یکا یک بے وقت وہ قبلہ گاہ (امامؑ) باہر تشریف لائے۔ قاضی اور شیخ دونو قدمبوس ہو کر متوجہ ہوئے حضرت امام علیہ السلام نے ان سے دریافت کئے بغیر از خود فرمایا کہ اللہ کی بینائی اس چشم سر سے واقع ہے اور دُنیا و آخرت میں خدا کا دیدار ہونے کا ثبوت بیان فرمایا شیخ قبول کر کے گیا۔

معجزہ ننیانو:۔ وہ ہے کہ جب اسمٰعیل کلاہ سُرخ اُس ولایت میں پہنچ کر جس جگہ سنتا کہ وہاں کسی بزرگ کی قبر ہے تو اس قبر سے ہڈیاں نکلوا کر جلاتا تھا۔ اسی کام کے لئے امام علیہ السلام کی قبر مبارک کے لئے پانچ سو سوار مقرر کیا چونکہ لشکر کے

(بسلسلہ صفحہ گزشتہ) پتھر غار کے منہ پر سے ہٹا انہوں نے نجات پائی اور اصحاب کہف کے باب میں مختلف قول ہیں مگر اس ترجمہ میں وہی قول مذکور ہوتا ہے جو بہت صحیح اور مشہور ہے لکھا ہے کہ دقیانوس ممالک روم کو تسخیر کرتے وقت جب شہر افسوس میں پہنچا تو وہاں ایک مقتل بنایا جن بتوں کی وہ عبادت کرتا تھا شہر والوں کو حکم دیا کہ تم سب بھی ان کی پرستش کریں جس نے اوس کا حکم مانا نجات پائی اور جس نے نہ مانا اوس پر آفت آئی اس مقتل پر قتل کیا گیا چھ نوجوان خدا پرست بزرگ زادے اس شہر کے رہنے والے ایک گوشہ میں بیٹھ رہے عبادت اور دُعا میں مشغول ہوئے جناب الٰہی میں عرض کی ہمیں اس ظالم کے ظلم سے بچا غرض کہ ان کا حال بھی دقیانوس کے گوش گذار ہوا اس نے حکم کیا کہ حاضر ہوئے نہایت دھمکیاں دیں مگر انہوں نے توحید کا طریقہ نہ چھوڑا راہ توحید پر ثابت قدم رہے ہرگز اس کا حکم نہ مانا پس دقیانوس نے حکم دیا کہ ان کے کپڑے اور زیور اُتارو، اُتار لئے گئے پھر بولا کہ تم ابھی نوجوان ہو میں نے تم کو دو تین دن کی مہلت دی تم اپنے کام میں غور و تامل کرو اور دیکھو تمہاری بہتری میری یہ بات ماننے میں ہے یا نہ ماننے میں پھر اس شہر سے اور کسی موضع کی طرف متوجہ ہوا ان نوجوانوں نے اس کا چلا جانا غنیمت جان کر اپنے امر میں باہم مشورہ کیا سبھوں کی رائے یہی قرار پائی کہ یہاں سے بھاگ چلو ہر ایک اپنے باپ کے گھر سے تھوڑا تھوڑا مال خرچ راہ کے واسطے لایا اور ایک پہاڑ جو اس شہر کے قریب تھا اس طرف چل نکلے راہ میں ایک چرواہا ان کے پاس جا پہنچا اور ان کے دین میں داخل ہوا اور ان کے ساتھ ہولیا چرواہے کا کتا بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑتا چلا ہر چند اسے ہانکا اس نے پیچھا نہ چھوڑا حق تعالیٰ نے اسے بات کرنے کی قوت دی۔ وہ بولا کہ تم مجھ سے نہ ڈرو اس واسطے کہ میں خدا کے دوستوں کو دوست رکھتا ہوں تم آرام سے سو میں تمہاری پاسبانی کروں جب پہاڑ کے پاس پہنچے تو چرواہا بولا کہ میں اس پہاڑ میں ایک غار جانتا ہوں کہ اس میں پناہ لے سکتے ہیں۔ متفق ہو کر سب غار کی طرف پھر لئے ان کے پھرنے کی خبر حق تعالیٰ اس طرح دیتا ہے کہ اذاوی الفتیۃ اور یاد کرو اے محمد ﷺ جب پھرے جوان لوگ اور جا پہنچے الی الکھف غار جیرم تک فقالو ا تو بولے ربنا اتنا اے رب ہمارے دے ہمیں من لدنک اپنے پاس رحمۃً رحمت الخ (از تفسیر قادری جلد اول صفحہ ۶۲۲ مطبوعہ مطبع اوّل کشور)

سردار نصف راہ پر پہنچے کہ ایک قہر آمیز ہوا ایسی پیدا ہوئی کہ تمام لشکر ایسی آندھی میں گھر گیا کہ اس کے بعد اس لشکر سے کوئی شخص واپس نہ گیا اس کے بعد اسمٰعیل تعظیم سے پیش آنے لگا پھر اسمٰعیل کا لڑکا خود سوار ہوکر امام علیہ السلام کے مقبرہ کے پاس پہنچا اور ایک پہلوان کو کہا آگے بڑھ توڑنے کا سامان ہاتھ میں لے مقبرہ کھود جب پہلوان توڑنے سامان لے کر امام علیہ السلام کی قبر مبارک کے نزدیک پہنچا کہ ایک زمین پھٹی کمر تک زمین میں غرق ہوگیا۔ یہ اس ذات کا (امامؑ کا) معجزہ حضرت رسالت پناہ ﷺ کے معجزہ سے کامل مشابہت رکھتا ہے چنانچہ لائے ہیں کہ ایک یہودی حضرت رسالت پناہ ﷺ کی قبر مبارک کو توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا خدائے تعالیٰ نے حفاظت کی اسی طرح یہاں وقوع پایا۔ پس جان اے منصف کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے معجزات بہت ہیں لیکن منصوصی اور خاص روایتوں کے حکم سے اور منقولی دلائل سے صرف دو معجزوں پر جو کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اختصار کیا جاتا ہے ان میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ کلام اللہ کے معانی جو کسی کی تعلیم کے واسطہ کے بغیر تھے جیسا کہ امام مہدی ﷺ نے فرمایا میں اللہ سے تعلیم دیا گیا ہوں بغیر کسی واسطہ کے ہر نئے دن کہدے بیشک میں اللہ کا بندہ محمد رسول اللہ کا تابع ہوں۔ الخ اور نیز فرمایا کہ ہماری تفسیر اللہ کی مراد ہے اور ہماری تعلیم اللہ کے حکم سے ہے یعنے غور و فکر کرنے اور کتابوں کے مطالعہ سے نہیں ہے بلکہ جو کچھ کہا جاتا ہے خدا کے حکم سے کہا جاتا ہے، اے تحقیق کے طلبگار اور اے دلائل تصدیق کے سننے والے خاص و عام صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین سے ہمارے آج کے دن تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم نے اللہ کے کلام کے معانی کی تعلیم اللہ تعالیٰ سے سیکھی ہے سوائے اس ذات ستودہ صفات کے جو صاحبِ معجزات اور آیاتِ بیّنا کا مظہر اور اخلاق پیغمبر ﷺ سے موصوف ہے چنانچہ یہ ذات عالیٰ درجات یعنی حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام اس مرتبہ کے سزاوار ہیں اور دلیل قطعی سے اس دعویٰ میں آپ کو صادق کہنا چاہیئے کیونکہ مہدی موعود من کل الوجوہ خاتم النبیؐ کے ساتھ ایک وجود تھے اس باب میں کلامِ ربّانی کی آیتیں مثل قولہ تعالیٰ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا بَیَانَہ اور حدیث رسول سُبحانی مثل انہ یفقوا اثری اور کتب معتبرہ کے منقولات مانند کشف الحقائق کہ اس معجزہ کی تائید کے بارہ میں مشہور تر ہے باسبب طوالت کے مختصر کیا گیا ان میں کا دوسرا۔

سوال معجزہ:۔ وہ ہے کہ امام البر والبحر کی مہدیت کے ثبوت میں بدرِ ولایت کی جنگ آیت اظہر حجت انور معجزہ بزرگ تر شمس وقمر کی طرح ظاہر ہونے والی تھی اس کو سید السادات امجد السعادات بدر المنیر سراج کبیر اولوالا میر میاں سید خوندمیرؓ کے حوالہ کرکے (امامؑ) کرات ومرات فرماتے تھے کہ اگر مشرق ومغرب کی تمام مخلوق جمع ہوکر تم پر حملہ کرے تو پہلے روز تمہارے سامنے سے بھاگ جائے اس کے دوسرے روز سید الشہداء کی شہادت کی خبر دی اور نیز فرمایا کہ بھائی سید خوندمیر جہاں ولایت مصطفیٰ ﷺ کا بار ڈالا جاتا ہے وہاں سر جدا، تن جدا، اور پوست جدا ہوتا ہے اور نیز فرمایا کہ اگر بندہ مہدی

موعود ہے تو تم پر یہ صفت ظاہر ہوگی جیسا کہ اس صادق الوعد (امامؑ) نے خبر دی تھی من وعن واقع ہوئی اور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حجت اس معجزہ پر تمام ہوئی اس ایک معجزہ میں کئی معجزے حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی مہدیت کے ثبوت میں صادر ہوئے ہیں کہ طوالت کے خوف سے نہیں لکھے گئے پس جان اے منصف کہ اس جنگ ولایت کو جنگ بدر کہتے ہیں۔ یہ جنگ بدر نبوت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح امام علیہ السلام کے تمام معجزوں اور حجتوں کا مجموعہ ہے میاں عبدالرشیدؒ نے جنگ بدر ولایت کے متعلق لکھا ہے کہ حجت مہدی ہوئی اس پر تمام۔

المرقوم ۲۹/ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

مترجم

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

یہ رسالہ معجزات قبل ازیں بھی دارالاشاعت ہذا کی جانب سے چھپ چکا ہے اور اب بار دوم اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے چونکہ اس کے شروع میں حضرت مولفؒ کا اسم گرامی مذکور نہیں ہے۔ ناقلین نے سہواً اس کو حضرت بندگیمیاں سید قاسم مجتہد گروہؒ کی جانب منسوب کر دیا، لیکن دراصل اس کے مولف حضرت بندگیمیاں شاہ برہان الدینؒ مولف شواہد الولایت ہیں چنانچہ شواہد الولایت کے بتیسویں باب میں خود حضرت موصوفؒ نے اس رسالہ کا ذکر اس کے پورے نام کے ساتھ فرما دیا ہے (ملاحظہ ہو شواہد الولایت مطبوعہ صفحہ ۴۰۱) اور حضرت مجتہد گروہؒ کے رسائل جو مشہور ہیں اُن کی فہرست میں کہیں اس کا نام نہیں ہے۔

فقط

راقم فقیر ابورشید سید خدابخش رشدی مہدوی

المرقوم ۴/ماہ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ